چودھویں صدی ہجری کا اِختتام

اور

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام

مرتّبہ

مولوی محمد اعظم اکسیرؔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

النَّــــاشِر

نظارت نشر و اشاعت قادیان

نام کتاب	:	چودھویں صدی ہجری کا اختتام اور ظہور امام مہدی علیہ السلام	
مصنف	:	مولوی محمد اعظم اکسیرؔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ	
طبع دوم	:	1988ء	تعداد 3000
طبع سوم	:	1991ء	تعداد 2000
طبع چہارم	:	1995ء	تعداد 3000
طبع پنجم	:	2000ء	تعداد 2000
حالیہ اشاعت	:	2013ء	تعداد 1000
مطبع	:	فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان	
ناشر	:	نظارت نشر واشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب، انڈیا -143516	

ISBN : 978-81-7912-295-2

The End of the Fourteenth Century and

ADVENT OF THE IMAM MAHDI

(Peace be upon him)

By: Muhammad Azam Ekseer

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا

دعوٰی

”مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مُطہّر وحی سے اطّلاع دی گئی ہے کہ مَیں اُس کی طرف سے مسیحؔ موعود اور مہدیؔ مَعْہُود اور اندرونی وبیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں“۔

(اربعین نمبر ا صفحہ ۴)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
ھُوالـــــــنَّـــــــاصِرُ

پیش لفظ

یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ ہجری بمطابق ۱۰؍نومبر ۱۹۸۰ء سے پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہو چکا ہے جس پر سارے عالمِ اسلام نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس نئی صدی کے استقبال کا جشن منایا۔اور اب پندرھویں صدی ہجری کے بھی قریباً آٹھ سال گزرنے والے ہیں۔

قرآن مجید، احادیثِ نبویہّ اور اقوالِ بزرگانِ سلف کی روشنی میں مسلمان گزشتہ چودھویں صدی کے آغاز سے ہی اس صدی کے مجدّد، امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کے منتظر تھے۔ چنانچہ اس صدی کے شروع میں بہ اذنِ الٰہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے دعوٰی فرمایا کہ آپ ہی اس صدی کے مجدّد، امام مہدیؑ اور مسیح موعود ہیں۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:

(ا) ”جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تُو اس صدی کا مجدّد ہے۔“ (کتاب البریہّ صفحہ ۱۶۸)

(ب) ”مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہّر وحی سے اطّلاع دی گئی ہے کہ مَیں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدیؑ معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔“

(اربعین نمبر ا صفحہ ۴)

(ج) ''مَیں اُس خدائے تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مَیں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے احادیث ِصیحہ میں خبر دی ہے۔ جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح ستّہ میں درج ہے۔ **وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً۔**'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۳)

چنانچہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے متذکّرہ بالا دعاوی کی صحت پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور زمینی و آسمانی نشانوں نے مہر تصدیق ثبت کی اور سعادت مند بھائیوں کو اس مامورِ ربّانی کی جماعت میں شامل ہو کر دنیا میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی توفیق مل رہی ہے مگر عوام مسلمان اور ان کے علماء از رہِ تکذیب و انکار اپنے زعم اور اعتقاد کے مطابق تا حال اس چودھویں صدی کے مجدّد اور امام مہدیؑ اور مسیحؑ موعود کے نزول وظہور کے منتظر ہیں۔ قرآن مجید اور احادیثِ نبویہؐ میں مذکورہ علامات بے شک پوری ہو چکی ہیں۔ مگر اُن کے خیال میں ابھی تک ان کا کوئی موعود ظاہر نہیں ہوا جبکہ وہ اب پندرھویں صدی میں بھی داخل ہو چکے ہیں۔ انتظار شدید کے بعد اب مسلمان مایوس و نا اُمیدی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس مایوسی کی وجہ سے بعض تو اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ ظہور امام مہدیؑ و مسیحؑ موعود کی احادیث ہی صحیح نہیں۔ لہٰذا مسیحؑ اور مہدیؑ کا انتظار ہی فضول ہے۔ جیسا کہ علاّمہ اقبالؔ نے کہا ؎

مینارِ دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ
اب انتظارِ مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے

☆۔ اور ایسا ہی شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹانؔ لاہور نے لکھا تھا کہ:۔

''رہا مہدی موعود کا عقیدہ تو یہ زبوں کاروں اور بے ہمّتوں کے کارخانے کا مضروب ہے۔''

(چٹانؔ لاہور، ۲ مئی ۱۹۶۲ء)

اور بعض یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلّی دے رہے ہیں کہ یہ کہیں لکھا ہوا نہیں تھا کہ امام مہدی کا ظہور چودھویں صدی میں ہی ہوگا۔ اور بعض بھائی یہ کہہ کر مطمئن ہو رہے ہیں کہ اب چودھویں صدی ختم ہی نہیں ہوگی۔ حالانکہ بعض اسلامی ممالک پندرھویں صدی ہجری کا استقبال بھی کر چکے ہیں۔

اَے کاش! ہمارے مسلمان بھائی اب خلوصِ قلب اور سنجیدگی سے حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوٰی پر غور کریں جنہوں نے بروقت فرمایا۔

اِسْمَعُوا صَوْتَ السَّمَآءِ جاءَ المسیح جاءَ المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پۓ من نعرہ زن چوں بیقرار

نیز فرمایا۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

اور اس مامور ربّانی کی آواز پر لبیک کہہ کر اور آپؑ کی جماعت میں شامل ہو کر نا امیدی و مایوسی کی حالت سے نکل کر ایک زندہ اور قومی جذبہ سے خدمتِ اسلام کی سعادت حاصل کریں۔ اور اپنے روشن مستقبل کی طرف قدم بڑھائیں۔

یہ مضمون مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربیّ سلسلہ احمدیہ ّنے ظہورِ امام مہدیؑ علیہ السلام کے بارے میں مرتّب کیا ہے جس میں آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور بزرگانِ سلف کے اقوال کو جمع کیا گیا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور چودھویں صدی ہجری میں ہی ہونا مقدر تھا۔ اور ان بشارتوں کے موافق ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور یہ

سب علامات حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔

نظارت نشر واشاعت قادیان اِفادۂ عام کے لئے اس مضمون کو کتابی شکل میں شائع کر رہی ہے کہ یہ وقت کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیرؔ مربیٔ سلسلہ احمدیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علم میں برکت دے اور اُن کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ کو نافع الناس بنائے۔ آمین

خاکسار

حافظ مخدوم شریف

ناظر نشر واشاعت قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلّی علیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حکم رسالت مآبؐ

سیدنا و سیّد الرُّسل، خاتم النّبیین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی صلّی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کو اپنے والدین، بچوں اور تمام عزیز و اقارب سے زیادہ محبوب ہیں۔ مسلمانوں کے دل میں اطاعت رسولؐ کا انتہائی جذبہ موجزن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمِ اسلام کے تنزّل و ادبار کے وقت اپنے عظیم روحانی فرزندِ جلیل کے آنے کی بشارت دی کہ وہ احیائے دین اور قیام شریعت یا اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا مشن لے کر کھڑا ہوگا۔ خدا اس کے ذریعہ تمام ملتوں کو ہلاک کر کے روئے زمین پر اسلام کو غلبہ بخشے گا۔ اس عظیم الشان عالمگیر مقصد کے لئے آنے والے **موعود** کی تائید و نصرت کرنا ہر مسلمان کے لئے انتہائی ضروری تھا۔ اس لئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"فَاِذَا رَأَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔" (ابوداؤد جلد ۲ باب خروج المہدی)

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔ ابن ماجہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۳۱۰ سطر ۴ باب خروج المہدی)

کہ اے مسلمانو! جب تمہیں اس کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدیؑ ہوگا۔

اسی طرح آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو اُسے پہچان لے:۔

"فَلْيَقْرَئْهُ مِنِّي السَّلَامَ۔" اُسے میری طرف سے سلام کہے!
(دُرمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵، بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ ایران)

مُتّفقہ عقیدہ

شیعہ اور سنّی کتب کی رُو سے امّتِ محمدیہ کا ہمیشہ سے یہ متّفقہ عقیدہ ہے کہ جب وہ مَوْعُوْد ظاہر ہو تو مسلمان پر اس کی بیعت کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے سلام پہنچانا ازحد ضروری ہے۔ امّتِ محمدیہؐ کی امت موسوی سے مشابہت کے باعث اس موعود کا تیرھویں صدی ہجری کے آخر یا چودھویں صدی ہجری کے سر پر عیسٰی ابن مریمؑ کے رنگ میں ہو کر آنا مقدر تھا تا اسلام کو ادیانِ عالم پر غالب کر دیا جائے جس کا وعدہ قرآنی آیت :۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سُورۃ الصّف)

میں کیا گیا۔ صلحائے امّت آنے والے موعود کو اسی آیت کا مصداق قرار دے کر مختلف ناموں سے ذکر کرتے رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیحؑ، مہدیؑ، امامؑ یا قائم آلِ محمدؐ درحقیقت ایک ہی وجود ہے۔

(ا) تفسیر ابن جریرؒ میں لکھا ہے: "هٰذَا عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ"۔ کہ اس آیت میں مذکور غلبۂ اسلام مہدیؑ کے زمانے میں ہوگا۔

(ب) تفسیر جامع البیان جلد ۲۹ میں ہے:۔

"وَذٰلِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ"۔

"کہ یہ غلبہ عیسٰی ابن مریم کے نزول پر ہوگا"۔

(ج) شیعہ حضرات کی معروف کتاب بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے:۔

"نَزَلَتْ فِیْ الْقَائِمِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔"

کہ یہ آیت القائم کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

(د) ایک اور معتبر شیعہ کتاب غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں ہے:۔

"مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است"۔

کہ اس آیت میں رسول سے مراد امام مہدی موعود ہیں۔

مسیحؑ اور مہدیؑ

احادیث و روایات میں آنے والے موعود کے مختلف صفات کے لحاظ سے کئی نام بیان ہوئے ہیں۔لیکن زیادہ تر دو۲ نام مَسِیْح اور مَہْدِی مذکور ہیں۔از روئے احادیث یہ بھی واضح ہے کہ مسیحؑ اور مہدیؑ ایک ہی وجود کے دو۲ نام ہیں۔

(۱) ایک حدیث میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

"وَلَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ"

کہ سوائے عیسیٰ ابن مریم کے اور کوئی المہدیؑ نہیں۔(ابن ماجہ باب شدّۃ الزمان صفحہ ۲۵۷ مصری۔کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۵۶)

(۲) ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں موعودؑ عیسیٰ ابن مریمؑ کو امام مہدی قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"یُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَھْدِیًّا"۔

یعنی قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو،عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے اس کے امام مہدیؑ ہونے کی حالت میں۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ مصری)

(۳) شیعہ حضرات کی کتاب بحار الانوار میں حضرت ابوالدّرداءؓ کی روایت ہے:

"اَشْبَهُ النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ"

کہ مہدیؑ سب لوگوں سے بڑھ کر عیسیٰ ابن مریمؑ کے مشابہ ہوگا۔

نزول کا مفہوم

احادیث میں عیسیٰ ابن مریمؑ کی آمد کے لئے لفظ "نُزُول" استعمال ہوا ہے جس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حالانکہ اس طرح کوئی نازل نہیں ہوا کرتا بلکہ کسی گزرے ہوئے بزرگ کا نزول اگر ممکن ہے تو محض بروزی و ظلّی رنگ میں۔

☆۔امام سراج الدین ابن الوردی اپنی کتاب خریدۃ العجائب وفریدۃ الرّغائب کے صفحہ ۲۱۴ پر لکھتے ہیں:۔

وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْ نُزُوْلِ عِيْسٰى خُرُوْجُ رَجُلٍ يَشْبَهُ عِيْسٰى فِى الْفَضْلِ وَالشَّرْفِ كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ مَلَكٌ وَلِلشَّرِيْرِ شَيْطَانٌ تَشْبِيْهًا بِهِمَا وَلَا يُرَادُ الْاَعْيَانُ۔

یعنی ایک گروہ نے کہا کہ نزولِ عیسیٰ سے ایک ایسے آدمی کا ظہور مراد ہے جو فضل وشرف میں حضرت عیسیٰؑ کے مشابہ ہو۔ جیسے کہ ایک نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں مگر اس سے فرشتہ اور شیطان کی ذات مراد نہیں ہوتی۔

☆۔اسی طرح شیخ المشائخ جناب محمد اکرم صابری اپنی کتاب ''اقتباس الانوار'' کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:۔

''روحانیت کمل گاہے برارباب ریاضت چناں تصرف مے نُماید کہ فاعلِ افعالِ

شاں مے گردد۔ واِیں مرتبہ راصُوفیاء بروز مے گویند۔ بعضے برآنند کہ روحِ عیسٰی درمہدی بروز کندو از نزول عبارت ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث کہ **لَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیسٰی**۔"

یعنی کاملین کی روحانیت کبھی اربابِ ریاضت پر ایسا تصرّف کرتی ہے کہ وہ ان مرتاضین کے افعال کا فاعل بن جاتی ہے اور اس مرتبہ کے پانے کو صُوفیاء بروز قرار دیتے ہیں۔ بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی روح مہدیؑ میں بروز کرے گی اور نزول عیسٰی سے مراد یہی بروز ہے، مطابق اس حدیث کے کہ "عیسٰی کے سوا کوئی المہدی نہیں"۔

☆۔ شیخ المتصوّفین حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:۔

"**وَجَبَ نُزُوْلُهٗ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ**"۔

(تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ مطبع نولکشور)

یعنی لازم ہے کہ آخری زمانے میں مسیح عیسٰی ابن مریم کا نزول کسی دوسرے بدن کے ساتھ ہو۔

☆۔ شیعہ مسلک کی کتاب غایۃ المقصود صفحہ ۲۱ پر ہے:۔

"میبذیؔ در شرح دیوان آوردہ کہ روحِ عیسٰی درمہدی علیہ السلام بروز کند و نزول عیسٰی عبارت ازیں بروز است"۔

کہ علاّمہ میبذیؔ شرحِ دیوان میں فرماتے ہیں کہ عیسٰی کی روح مہدی علیہ السلام میں بروز کرے گی اور نزولِ عیسٰی سے مراد بھی ظہورِ مہدیؑ ہے۔

مقام امام مہدیؑ علیہ السلام:

حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور عظیم روحانی فرزندِ جلیل ہونے کے سبب درحقیقت تمام انبیاء اور بزرگوں کے نام پانے کے مستحق ہیں۔اسی لئے حضرت الشیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ الْمَهْدِیَّ الَّذِیْ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَکُوْنُ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ تَابِعِیْنَ لَهٗ فِی الْعُلُوْمِ وَالْمَعَارِفِ لِاَنَّ قَلْبَهٗ قَلْبُ مُحَمَّدٍ صلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ"۔(شرح فصوص الحکم صفحہ ۳۵)

کہ آخری زمانہ میں مہدیؑ ظاہر ہوگا تو تمام انبیاء علوم و معارف کے لحاظ سے اس کے تابع ہوں گے۔کیونکہ اس کا دل درحقیقت قلبِ محمدیؐ ہوگا۔لِاَنَّ بَاطِنَهٗ بَاطِنُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ (عبدالرزاق الکاشانی علی فصوص الحکم) کے الفاظ بھی آئے ہیں۔کہ اس کا باطن دراصل باطنِ مصطفیؐ ہوگا۔

☆۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے فرمایا:

"یَزْعَمُ الْعَامَّةُ اَنَّهٗ اِذَا نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ کَانَ وَاحِدًا مِنَ الْاُمَّةِ۔کَلَّا بَلْ هُوَ شَرْحٌ لِلْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمُحَمَّدِیِّ وَنُسْخَةٌ مُنْتَسِخَةٌ مِنْهُ فَشَتَّان بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَحَدٍ مِنَ الْاُمَّةِ"۔

(الخیر الکثیر صفحہ ۷۲ مطبوعہ بجنور مدینہ پریس)

یعنی عوام کا خیال ہے کہ مسیح جب زمین کی طرف نازل ہوگا تو وہ محض ایک اُمتی ہوگا۔ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اسم جامع محمدیؐ کی پوری تشریح ہوگا۔(گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ظلّ و بروز ہوگا)اور آپؐ کا ہی دوسرا نسخہ (یا"ٹروکاپی" یعنی آنحضرتؐ کی ہی

بعثت ثانی ہوگا) پس اس کے مقام اور محض ایک اُمّتی کے مقام میں بڑا فرق ہے۔ پھر فرمایا حَقٌّ لَهُ اَنْ يَّنْعَكِسَ فِيْهِ اَنْوَارُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ یعنی مسیح موعود امام مہدیؑ کا حق یہ ہے کہ اس میں سید المرسلین کے انوار منعکس ہوں۔

☆۔شیعہ بزرگ امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت ہے کہ جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے تو کعبہ سے ٹیک لگا کر لوگوں کو کہیں گے:۔

"اَلَا مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوٰتُ اللهِ عَلَيْهِ فَهَا اَنَاذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ فَهَا اَنَاذَا الْاَئِمَّةُ۔ اَجِيْبُوا اِلٰى مَسْئَلَتِىْ فَاِنِّىْ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا نُبِّئْتُمْ بِهٖ وَمَا لَمْ تُنَبَّئُوْا بِهٖ"

(بحار الانوار جلد ۱۳ باب مایکون عند ظہورہ صفحہ ۲۰۲)

کہ اے لوگو! سنو جو چاہتا ہے کہ آدمؑ و شیثؑ کو دیکھے سو دیکھے وہ مَیں ہوں۔ سنو! جو چاہتا ہے کہ نوحؑ اور اس کے بیٹے سامؑ کی طرف دیکھے سو وہ مَیں ہوں۔ سنو! جو چاہتا ہو کہ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کو دیکھے، پس مَیں ہی ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ ہوں۔ سنو! جو موسیٰؑ اور یوشعؑ کو دیکھنا چاہتا ہے، پس میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں۔ سنو! جو چاہتا ہے کہ عیسیٰؑ اور شمعونؑ کو دیکھے وہ مجھے دیکھے، میں ہی عیسیٰ اور شمعونؑ ہوں۔ سنو! جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنینؓ کو دیکھنا چاہتا ہے سو میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور امیر المؤمنینؓ بھی۔ سنو! جو ائمہّ کو دیکھنا چاہتا ہے جو حسینؑ کی اولاد میں سے ہیں سو وہ سب میں ہی ہوں۔ میری دعوت قبول کرو کیونکہ میں تمہیں ایسی باتوں کی خبر دیتا ہوں جن کی تمہیں خبر دے دی گئی تھی اور جن کی تمہیں خبر نہیں دی گئی تھی۔

نوٹ: عربی متن میں ابتدائی حصہ چھوڑ دیا گیا تھا لیکن ترجمہ سارے حصّے کا ہے۔ نیز کعبہ سے ٹیک لگا کر بات سے مراد علم تعبیر الرؤیا کے مطابق اسلام پر قائم ہونا ہے۔

★۔ اسلامی ہند کے بلند پایہ شاعر حضرت ناسخؔ نے سچ کہا۔

دیکھ کر اُس کو کریں گے لوگ رجعت کا گماں
یُوں کہیں گے معجزے سے مصطفٰےؐ پیدا ہوا

رسالت مآب سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل آخری زمانے کے مجدّد اور مسیحؑ و مہدیؑ یا قائم آلِ محمدؐ کے ظلّی اور بروزی طور پر بے شمار نام احادیث وروایات نیز صلحائے امّت کے بیانات میں مذکور ہیں۔ آئندہ صفحات میں ہم اس موعودِ اقوامِ عالم یا جری اللہ فی حُلل الانبیاء کا ذکر زیادہ تر ''امام مہدی علیہ السلام'' کے نام سے کریں گے۔

امام مہدیؑ اور وحی الٰہی

حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام کے عالی مقام اور ارفع شان سے ظاہر ہے کہ اس کا زندہ خدا کے ساتھ یا عرش الٰہی سے ایک زندہ رابطہ قائم ہو۔ اُسے وحی والہام سے مشرف کیا جائے۔ اور ملائکۂ مقرّبین اس کے پاس آیا کریں اور اس کا دعوٰی وعمل وحیٔ الٰہی کی روشنی میں ہو۔

(ا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَوۡحَی اللّٰہُ اِلٰی عِیۡسٰی ابۡنِ مَرۡیَمَ''۔

کہ خدائے عرش اُس کی طرف وحی نازل کرے گا۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ و مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳)

(ب) علّامہ ابن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا:۔

جب مسیح موعود (امام مہدی) آئے گا تو کیا اس پر وحی نازل ہوگی؟ فرمایا:

نَعَمْ، یُوْحیٰ اِلَیْہِ وَحْیٌ حَقِیْقِیٌّ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ

ہاں! خدا تعالیٰ ان پر وحیٔ حقیقی نازل کرے گا جیسا کہ مسلم کی حدیث میں ہے۔

نیز فرمایا:

وَذٰلِکَ الْوَحْیُ عَلٰی لِسَانِ جِبْرِیْلَ اِذْ ھُوَ السَّفِیْرُ بَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اَنْبِیَائِہٖ

کہ یہ وحی اس کی طرف جبرائیلؑ ہی لے کر آئیں گے کیونکہ انبیاء کی طرف خدا کی وحی لانے کے لئے وہی مقرر ہیں۔ (روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۶۵)

(ج) نواب صدّیق حسن خان صاحب نے حدیث مسلم کی روشنی میں لکھا ہے:۔

''مسیح موعود (امام مہدیؑ) پر جبرائیلؑ خدا کی طرف سے وحی لائے گا۔''

(حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

(د) شیعہ کتب میں حضرت ابوجعفرؒ سے روایت ہے:۔

وَ یُوْحیٰ اِلَیْہِ فَیَعْمَلُ بِالْوَحْیِ بِاَمْرِ اللّٰہِ

کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف وحی ہوگی پس وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس وحی پر عمل کرے گا۔ (النجم الثاقب جلد ۱ صفحہ ۶۶)

(ہ) حضرت امام جعفر صادقؒ سے ایک روایت ہے:۔

فَاِذَا نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَغَسَقَ اللَّیْلُ نَزَلَ اِلَیْہِ جِبْرِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَ الْمَلٰئِکَۃُ صُفُوفًا۔ فَیَقُوْلُ لَہٗ جِبْرِیْلُ یَا سَیِّدِیْ! قَوْلُکَ مَقْبُوْلٌ وَ اَمْرُکَ جَائِزٌ فَیَمْسَحُ یَدَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ۔ (بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

پس جب آنکھیں سوجایا کریں گی اور رات ڈھانپ لیا کرے گی تو اس (مہدیؑ) کی طرف جبرائیل اور میکائیل اور دوسرے فرشتے صفوں میں نازل ہونگے۔ پس جبرائیل

اُسے کہے گا، اے میرے سردار! تیری بات مقبول ہے اور تیرا کام جائز ہے۔ پس وہ آپؑ کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے مسح کرے گا (یعنی اُسے برکت دے گا)

مندرجہ بالا روایت کے بعد بڑی تفصیل سے آگے یہ روایت درج ہے کہ:-

امام مہدیؑ آکر سب نبیوں کے صحیفے سنائے گا تو لوگ کہیں گے، خدا کی قسم! یہی سچے صحیفے ہیں۔ ہم نہیں جانتے تھے۔ اسی طرح وہ (مہدیؑ) قرآن پڑھے گا۔ پس مسلمان کہیں گے خدا کی قسم! یہی سچا قرآن ہے جسے اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا تھا اور جو ہم سے ساقط ہو گیا تھا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۳)

بہرحال شیعہ و سنّی لٹریچر کی رو سے امام مہدی علیہ السلام پر وحی کا نازل ہونا اور عرشِ الٰہی سے اس کا زندہ تعلق قائم ہونا ظاہر ہے۔

وقت، علاقہ اور علامات

سرورِ کائنات رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہدی علیہ السلام کا صرف مقام ہی بیان نہیں کیا بلکہ اُمتیوں کی راہنمائی کے لئے اشارات اور پیشگوئیوں کے ذریعے:

☆ ۔ ظہورِ امام مہدیؑ کا وقت

☆ ۔ ظہورِ امام مہدیؑ کا علاقہ اور

☆ ۔ ظہورِ امام مہدیؑ کی علامات ونشانیاں بھی بیان فرما دیں۔

ان پیشگوئیوں اور اشارات کے مطابق حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا وقت تیرھویں صدی ہجری کا آخر یا چودھویں صدی ہجری کا آغاز تھا۔ اس کا علاقہ مشرق یا ہندوستان کہا گیا۔ اہم علامتوں میں سے چاند سورج کا رمضان میں گرہن، عالمِ اسلام کا

دورِ انحطاط ،غلبۂ صلیب ،زمین و آسمان کے نئے نئے علوم کی دریافت اور نئ سے نئ ایجادات سے زندگی کی نئ کروٹ لینا شامل تھیں۔

امام مہدیؑ ہونے کا دعوٰی

ظہورِ مہدی علیہ السلام کے وقت۔علاقہ اورنشانیوں پر تفصیلی دلائل سے پہلے ہم جملہ بشارتوں اور پیش خبریوں کے مطابق سارے عالمِ اسلام کوخوشخبری سناتے ہیں کہ عین مقررہ وقت پر مقررہ علاقہ میں تمام نشانیاں پوری ہوچکی ہیں اور وہ موعود امام مہدیؑ قادیان ضلع گورداسپور میں ۱۲۵۰ھ ہجری میں پیدا ہوا۔۱۲۹۰ھ ہجری میں شرفِ مکالمہ ومخاطبہ یا نعمتِ وحی و الہام سے مشرّف ہوا۔وہ ہے **سَیّدنا مرزا غُلام احمد قادیانی عَلَیْہ الصَّلٰوۃ والسلام** آپؑ نے اعلان فرمایا:

۱۔’’جب تیرھویں صدی کا آخیر ہوا اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعے سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدّد ہے‘‘۔

(کتاب البرّیہ صفحہ ۱۶۸ حاشیہ)

۲۔خدائے عرش نے بذریعہ وحی آپؑ کومخاطب کیا:

جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ

کہ ہم نے تمہیں مسیح ابن مریم بنادیا ہے۔(ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۲)

۳۔خدا نے آپؑ کوفرمایا:

’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو گیا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔وَكَانَ وَعْدُ اللهِ مَفْعُوْلاً‘‘(ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱)

۴۔آپؑ نے فرمایا:۔

’’مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالتِ موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو‘‘۔

(اربعین حصّہ اوّل صفحہ ۳)

وحی الٰہی پر یقینِ تام

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو اپنے منجانب اللہ ہونے اور اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی الٰہی پر قلبی یقین تھا۔ آپؑ نے حلفاً فرمایا:۔

☆ ۔ ’’مجھے اس خدائے کریم کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اُسی کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کرلے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے‘‘۔ (اربعین حصّہ سوم صفحہ ۲)

☆ ۔ ’’مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا پھر اسحاقؑ سے اور اسماعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔

ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔مگر یہ شرف مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت نہ ہوتا اور آپ ؐکی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا''۔
(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۴)

☆''اجنحہ ملائکہ پر اس عاجز کے دونوں ہاتھ ہیں اور غیبی قوتوں کے سہارے سے علم لدنّی کھل رہے ہیں''۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۸)

☆ ۔''قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ... ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے جو مجھے منوّر کر رہی ہے اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے۔ پس جس نے نفرت کرنا ہے کرے تا مولوی صاحب خوش ہو جائیں۔ بخدا! میری نظر ایک ہی پر ہے جو میرے ساتھ ہے اور غیر اللہ ایک مری ہوئی کیڑی کے برابر بھی میری نظر میں نہیں۔ کیا میرے لئے وہ کافی نہیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اس تبلیغ کو ضائع نہیں کرے گا جس کو میں لے کر آیا ہوں''۔ (ضمیمہ ازالۂ اوہام حصہ دوم صفحہ ۱۴ بارِ اوّل)

☆ ۔''مَیں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں''۔ (تتمّہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

کامیابی پر یقینِ تام

جس شخص کو خدا خود کھڑا کرے اور تازہ بہ تازہ وحی سے اس کو مشرف کرے، ملائکہ اس کے پاس مسلسل آتے ہوں، اُسے کسی لمحہ ناکامی کا خوف وخطر نہیں ہوسکتا۔ اسے اپنی اور اپنے مشن کی کامل ومکمل کامیابی پر یقین تام حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اسی کیفیت میں فرماتے ہیں:

''دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اَے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں، یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو فیصلہ کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور منکرین میں ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اب بھی فیصلہ کرے گا...... خدا کے مامورین کے آنے کے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو''۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳)

''اگرچہ ایک فرد بھی میرے ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں، تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر مَیں پیسا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی مَیں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ مَیں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل۔ اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا، جو مَیں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا؟ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو! کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمّت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ مَیں کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مَیں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ ،اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ مَیں اُس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی اور مجھے اُس کی عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اُس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من

آں منم کاندرمیانِ خاک و خُوں بینی سرے

پس اگرکوئی میرے قدم پر چلنانہیں چاہتاتو مجھ سے الگ ہوجائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو مَیں نے طے کرنا ہے۔پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اُٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے ۔نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے۔نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے،اور جومیرے نہیں وہ عبث دوستی کا دَم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور اُن کا پچھلا حال اُن کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہوسکتے ہیں؟ ہرگزنہیں ہو سکتے۔مگر اُس کے فضل اور رحمت سے۔پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہوجائیں۔اُن کو وداع کا سلام‘‘۔ (انوارالاسلام صفحہ ۲۱، ۲۲)

’’یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے ۔تم خدا سے مت لڑو۔تم اس کو نابودنہیں کر سکتے۔اس کا ہمیشہ بول بالا ہے ۔اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔اور اس سلسلہ کو بےقدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہوجاتا اور ایسا مفتری جلد ہلاک ہوجاتا کہ اب اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چلتا۔اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظرِ ثانی کرو۔کم ازکم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہوگئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو‘‘۔(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۷)

’’آسمانی نشان اور برکات اور پرمیشور کے شکتی کے کام صرف اسلام میں ہی پائے جاتے ہیں۔اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں کہ اِن نشانوں میں اسلام کا مقابلہ کر

سکے۔اس بات کے لئے خدا تعالیٰ نے تمام مخالفین کوملزم اور لاجواب کرنے کے لئے مجھے پیش کیا ہے اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں میں ایک بھی نہیں جو آسمانی نشانوں اور قبولیتوں اور برکتوں میں میرا مقابلہ کر سکے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ زندہ مذہب وہی مذہب ہے جو آسمانی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہو اور کامل امتیاز کا نور اُس کے سر پر چمکتا ہو۔سو وہ اِسْلَام ہے ۔کیا عیسائیوں میں یا سکھوں میں یا ہندوؤں میں کوئی ایسا ہے کہ اس میں میرا مقابلہ کر سکے؟ سو میری سچّائی کے لئے یہ کافی حجّت ہے کہ میرے مقابل پر کسی قدم کو قرار نہیں۔اب جس طرح چاہوا پنی تسلیّ کرلو کہ میرے ظہور سے وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جو براہین احمدیہ میں قرآنی منشاء کے موافق تھی اور وہ یہ ہے۔"هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ "۔

(تریاق القلوب صفحہ ۵۴)

"یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربّ جلیل کا کام ہے... اسلام کے لئے پھر اُسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔لیکن ابھی ایسا نہیں۔ضرور ہے کہ آسمان اس کو چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں۔اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی ،مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔اسی اسلام کا زندہ کرنا اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے"۔(فتح اسلام صفحہ ۱۱)

پانچ اہم باب

۱۔ ظہور امام مہدی علیہ السلام کا وقت؟

۲۔ ظہور امام مہدی علیہ السلام کا علاقہ؟

۳۔ ظہور امام مہدی علیہ السلام کی نشانیاں؟

۴۔ ظہور امام مہدی علیہ السلام کا انتظار!

۵۔ امام مہدی علیہ السلام کے چند اعلانات و ارشادات!

بابِ اوّل

ظہور امام مہدی علیہ السلام کا وقت

تیرھویں ۱۳ صدی ہجری + چودھویں ۱۴ صدی ہجری

قرآ ن کریم پر غور و تدبر ،احادیث نبویہ کے مطالعہ، بزرگان اُمّت کے رؤیا، کشوف اور بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام (جو مسیح موعودؑ بھی ہیں) کے ظہور کا وقت و زمانہ تیرھویں صدی ہجری کا آخری حصہ یا چودھویں صدی ہجری کا ابتدائی حصہ ہے۔

(ا) قرآن کریم پر غور و تدبّر سے زمانۂ مہدیؑ کی تعیین:

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (سورۃ السجدہ ع ۱)

یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف تدبیر امر کرتا رہے گا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد وہ دین آسمان کی طرف چڑھ جائے گا، جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی پہلی تین صدیوں کو خیر القرون قرار دیا ہے۔ یقیناً یہی وہ عرصہ ہے جس کے بعد دین آسمان کی طرف چڑھنا تھا پھر پورا ایک ہزار سال گزرنے پر از سرِنَو تدبیر امر ہونا مقدر تھی۔ واقعاتی رنگ میں یہ حقیقت ہے کہ تیرہ صدیاں گزرنے پر وہ وقت آگیا کہ ادیان عالم کے پیرو مصلح آخر الزمان کے منتظر ہوئے۔ درحقیقت یہی وقت تھا اسلام کے غلبہ اور نشاۃ ثانیہ کا جس کے لئے حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام کا ظہور ہوا۔

۲۔ معروف اسمٰعیلی عالم جناب ڈاکٹر زاہد علی حیدرآباد دکّن کالج میں عربی کے پروفیسر اور وائس پرنسپل تھے۔ انہوں نے ۱۳۷۳ھ ہجری ۱۹۵۴ء میں ایک کتاب ''ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اُس کا نظام'' شائع کی۔ اس میں متعدد حوالے شامل کر کے انہوں نے بتایا ہے کہ قَائِمُ الْقِیٰمَةِ (امام مہدیؑ) کا ظہور ساتویں ہزار کے آغاز پر ضروری ہے۔ مثلاً لکھا ہے:

''اِنَّ الْاَدْوَارَ سِتَّةٌ اَوَّلُھَا دَوْرُ اٰدَمَ.... وَالدَّوْرُ السَّادِسُ دَوْرُ مُحَمَّدٍ....وَالدَّوْرُ السَّابِعُ دَوْرُ الْقَائِمِ .... سَابِعُھُمُ الْمَھْدِیُّ الَّذِیْ یَخْتِمُ الدُّنْیَا وَ تَنْفَتِحُ الْاٰخِرَۃُ۔''

یعنی دور چھ ہیں۔ پہلا دور آدمؑ ہے۔ چھٹا دور محمدؐ اور ساتواں دور قائمؑ ہے جو آدمؑ سے ساتواں مہدیؑ ہے جس سے ایک دنیا ختم اور آخرت کا افتتاح ہوگا۔

(کتابُ الْاَدِلَّةِ وَ الشَّوَاھِد (جعفر بن حسین) بحوالہ کتاب مذکور فصل نمبر 6)

چھ ادوار کی تفصیل دراصل قرآن کریم سے لی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

''اصحاب تاویل گفتہ اند کہ ایں شش روز کہ در قرآن مے آید آسمان و زمین را دریں مدّت آفریدہ اند۔ شش دور پیغمبر مرسل را مے خواہد۔ ہر دورے روزے و ہر

روز ے ہزار سال ۔اِنّ یَوْ ماً عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ''۔

(روضۃ التسلیم (فارسی) از خواجہ نصیر الدین طوسی متوفّی ۶۷۲ ھ صفحہ ۱۳۳)

کہ اصحاب تاویل کہتے ہیں چھ۶ روز، جو قرآن کریم میں آئے ہیں کہ آسمان و زمین کو ان میں پیدا کیا گیا ہے ۔پیغمبر و مرسلین کے چھ ادوار کو چاہتے ہیں ۔ ہر دور ایک دن کا اور ہر دن ایک ہزار سال کا ہے ۔جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے،ایک دن، تیرے رب کے نزدیک تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

قرآن کریم سے ماخوذ اس تشریح کے مطابق ساتویں ہزار کا امام جو قائم القیٰمہ یا مہدؔی ہے، حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صورت میں ظاہر ہوا۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۴، لیکچر سیالکوٹ)

۳۔اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ O (سورۃ الفاتحہ)

اس آیت کی تفسیر میں علّامہ امام السید محمود الالوسی مفتی بغداد لکھتے ہیں:

''اَلْمُرَادُ بِالْمَغْضُوْبِ علَیْھِمْ اَلْیَھُوْدُ وَبِالضَّآلِّیْنَ النَّصٰرٰی ''۔

(روح المعانی جلد اوّل صفحہ ۸۲)

یعنی مغضوب علیہم سے یہودی اور الضّآلّین سے نصاٰریٰ مراد ہیں، یہی معنے امام احمد بن حنبلؒ، ابن حبان، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہیں۔اور میرے علم کے مطابق مفسرین نے ان معنوں سے اختلاف نہیں کیا۔(ایضًا)

ظاہر ہے کہ یہود اور نصاریٰ کا امتیاز حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد سے ہوا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تیرھویں صدی کے آخر میں آئے ۔اس لئے ضروری تھا کہ امت محمدیہ کا مسیح بھی اسی طرح تیرھویں صدی کے آخر میں ظاہر ہوتا جبکہ مولانا حالیؔ، ابوالخیر نواب

نورالحسن خان صاحب ،نواب صدیق حسن خان صاحب اور علامہ اقبال کے بقول یہ کیفیت یہود و نصارٰی پیدا ہوگئی جسے دیکھتے ہوئے علامہ نے کہا۔

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدّن میں ہنود

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

۴۔اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا شَاهِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؁ (المزمل ع ۱)

کہ اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسولؐ بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسولؑ بھیجا تھا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰؑ ہیں اس لئے موسوی سلسلہ کی طرح محمدیؐ سلسلہ میں بھی تیرھویں صدی گزرنے پر مسیح موعودؑ (امام مہدیؑ) کا آنا ضروری تھا۔

۵۔وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ

(سورۃ النور ع ۷)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ بجالانے والے مومنوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

اس آیت کو بیان کر کے حضرت علی بن حسین نے فرمایا کہ:

''نَزَلَتۡ فِی الۡمَهۡدِیِّ'' کہ یہ آیت امام مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح ابوعبداللہ سے مروی ہے کہ مہدی اور اُس کی جماعت مراد ہے۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۳)

مھدی، مسیح موعودؑ ہی کا دوسرا نام ہے اور اس آیت میں اس کا آنا خدا تعالیٰ نے پہلے مسیح

سے لازمی مشابہ قرار دیا ہے۔ گویا جس طرح وہ اپنے سلسلہ میں تیرھویں صدی گزرنے پر آیا۔ اسی طرح مہدی یعنی امّت محمدؐیہ کا مسیح بھی تیرھویں صدی ہجری گزرنے پر آئے گا۔

٦۔ ''وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ''۔ (سورۃ الجمعۃ ع ۱)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آنے والے ایسے لوگوں میں بھی مبعوث ہوئے ہیں جو ابھی صحابہؓ سے نہیں ملے۔ بخاری شریف کتاب التفسیر میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض صحابہؓ کے استفسار پر آنحضرت صلعم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان زمین سے اٹھ کر ثریّا ستارے پر چلا جائے گا، تب بنو فارس میں سے کوئی کھڑا ہو کر دوبارہ ایمان کو قائم کرے گا۔ اِس آیت کی مقدار بحسابِ جُمل ۱۲۷۵ بنتے ہیں۔ جس سے اشارہ ملتا ہے کہ آنے والا موعود تیرھویں صدی کے آخری حصّہ میں ظاہر ہو گا۔

(ب) احادیث نبویّہؐ سے امام مہدیؑ کے زمانہ کی تعیین:

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَيْنِ''

(مشکٰوۃ مجتبائی صفحہ ۴۷۱، ابن ماجہ ومستدرک حاکم عن ابی قتادہؓ)

یعنی امام مہدیؑ کی نشانیاں دو خاص صدیاں (ہجرت نبویؐ کے بعد ہزار سال چھوڑ کر) گزرنے پر ظاہر ہوں گی۔ نشانیوں کا ظاہر ہونا خود امام مہدیؑ کے ظہور کی تعیین ہے۔ یعنی تیرھویں صدی ہجری گزرنے پر۔

۲۔ ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّمِأَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ۔''

(النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دوسو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

۳۔''اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا''۔

(مشکوۃ مطبع نظامی دہلی صفحہ ۱۴ کتاب العلم و ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المائۃ مطبع نولکشور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدّدین مبعوث کرتا رہے گا۔ تیرہ صدیوں کے مجددین کی کئی فہرستیں شائع شدہ ہیں۔ اس حدیث کے مطابق علماء امّت یقین رکھتے تھے کہ چودھویں صدی کے سر پر آنے والے مجدد امام مہدیؑ ہوں گے۔ چنانچہ تیرہ صدیوں کے مجددین کی ایک فہرست دے کر حجج الکرامہ میں لکھا ہے:

''برسر مائتہ چہاردہم کہ دہ سال کامل آں را باقی است اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزولِ عیسٰی صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند۔''

(حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ)

یعنی چودھویں صدی شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں۔ اگر اس میں مہدیؔ عیسٰی کا ظہور ہو جائے تو وہی چودھویں صدی کے مجدد و مجتہد ہوں گے۔

۵۔ رسالہ انجمن تائید اسلام بابت ماہ اپریل ۱۹۲۰ء میں لکھا گیا:

حدیثوں میں مریمؔ و ابن مریمؔ آیا ہے کہ وہ صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

۴۔حضرت ابوجعفر بن محمدؒ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَ اِثْنَا عَشَرَ مِنْ بَعْدِیْ مِنَ السُّعَدَاءِ وَ اُولِی الْاَلْبَابِ وَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اٰخِرُھَا۔"(اکمال الدّین صفحہ ۱۵۷)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی ابتداء میں مَیں ہوں اور میرے بعد بارہ نیک اور عقلمند شخص ہوں اور مسیح ابن مریم اس کے آخر میں ہوں۔ یہ روایت معتبر شیعہ لٹریچر میں بیان ہوئی ہے اور شیعہ لٹریچر میں اُمت محمدیہ کے خلفاء کی مشابہت امت موسوی کے خلفاء سے ضروری تسلیم کی گئی ہے۔(نورالانوار صفحہ ۵۶)

موسوی سلسلہ کے بارہ خاص خلفاء کے بعد چودھویں صدی کے سر پر مسیح ابن مریمؑ آئے۔اُمت محمدیہ کے آخر میں آنے والے کا نام بھی مسیح ابن مریم رکھا گیا ہے اور اُس کی آمد بھی بارہ سُعداء کے بعد بیان ہوئی ہے۔جس سے ظاہر ہے کہ اُمت محمدیہ کا مسیح ابن مریم یعنی امام مہدی علیہ السلام بھی چودھویں صدی کے سر پر آنا مقدر تھا۔

۵۔صاحب ''دبستانِ مذاہب'' مطبوعہ ۱۳۲۴ھ ہجری فرقہ اسمٰعیلیہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وگفتہ اند مہدی آخرالزماں عبارت از محمد بن عبداللہ است و از مخبر صادقؐ روایت کنند کہ فرمود عَلٰی رَأْ سِ اَلْفٍ وَّ ثَلٰثِ مِائَۃٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا۔گویند لفظِ شمس دراین حدیث کنایہ از محمد بن عبداللہ است۔''

(دبستان مذاہب فارسی صفحہ ۳۵۵ از جناب دوست محمد خان)

یعنی کہتے ہیں کہ مہدی آخرالزمان کی تعبیر محمد بن عبداللہ سے ہے۔اور مخبر صادقؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تیرھویں صدی پر سورج مغرب سے طلوع کرے

گا۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں طلوعِ شمس سے مراد امام مہدیؑ کا ظہور ہے۔

دراصل تیسری صدی ہجری میں اسمٰعیلیوں نے مذکورہ بالا تعبیر حدیث سے لفظ اَلُفٍ حذف کر کے کی۔ حالانکہ یہ محض عجلت بازی تھی۔ اصل الفاظ تو تیرھویں صدی پر طلوع ہونے کے ہیں۔

۶۔ احادیث میں جو علامتیں بیان ہیں اُن کے مطابق امام مہدیؑ (مسیح) نے غلبۂ عیسائیت کے وقت آنا تھا کیونکہ اُس کا کام یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ بتایا گیا تھا۔ اور عیسائیت کا یہ غلبہ تیرھویں صدی ہجری میں اپنی انتہاء کو پہنچ گیا۔ لہٰذا ان حدیثوں کا تقاضا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام تیرھویں صدی کے اخیر یا چودھویں صدی ہجری کے آغاز پر ظاہر ہوتے۔

****

(ج) علماء و بزرگانِ اُمّت کے رؤیا، کشوف اور بیانات کی رو سے ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے وقت کی تعیین!

۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مجدد صدی دوازدہم نے فرمایا:۔

"عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الْقِیٰمَۃَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیَّ تَھَیَّاَ لِلْخُرُوْجِ۔" (تفھیمات اِلٰھیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

یعنی میرے رب بڑی عظمت والے نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور

مہدیؑ ظاہر ہونے کو تیار ہے۔

۲۔ نواح دہلی میں قریباً آٹھ سو سال پہلے ایک باکمال اور صاحبِ کشف و کرامات بزرگ نعمت اللہ ولیؒ گزرے ہیں۔ اُن کے مشہور فارسی قصیدہ میں آخری زمانہ کے حالات مذکور ہیں۔انہوں نے ''غ۔ر''یعنی بارہ سو سال ہجری کے بعد اہم واقعات رونما ہونے کا ذکر کر کے فرمایا۔

مہدی وقت و عیسیٰؑ دَوراں

ہر دو راشہسوار مے بینم

کہ مہدی وقت اور عیسیٰؑ دوراں کو مَیں شہسوار دیکھتا ہوں۔

(اربعین فی احوال المہدیین مطبوعہ ۱۲۶۸ھ ہجری۔حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا اصلی قصیدہ مکتبہ پاکستان لاہور)

۳۔مشہور اہل سنت امام حضرت ملاّ علی القاریؒ نے حدیث اَلْاٰ یَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَیْنِ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ اللَّامُ فِي الْمِأَتَیْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ وَھُوَ وَقْتُ ظُھُوْرِ الْمَھْدِیِّ۔''

(مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ مشکوۃ مجتبائی صفحہ ۲۷۱)

یعنی اس حدیث میں مِأَ تَیْنِ پر الف لام ظاہر کرتا ہے کہ یہ دو۲ صدیاں ہجرت نبویؐ سے ایک ہزار سال گزرنے کے بعد شمار کی جائیں گی۔گویا بارہ سو سال بعد نشانات ظاہر ہوں گے اور وہی ظہور مہدی کا وقت ہے۔

۴۔ نواب صدیق حسن خان صاحب نے اِسی حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ دو سو سال ہجرت کے ایک ہزار سال بعد مراد ہے۔جیسا کہ بعض اہلِ علم نے اس کی یہی تشریح کی

ہے۔چنانچہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴ پر ہے:۔

''مراد بایں دوصد سال از الف ہجرت بود۔ چنانکہ بعض از اہل علم تاویل ظہور الآیت بعد المأتین ہم چنیں کردہ اند''۔

۵۔حضرت حافظ برخوردارؒ ساکن چٹی شیخاں ضلع سیالکوٹ نے اپنی کتاب ''انواع'' کے باب نزول عیسیٰؑ میں لکھا ہے؂

پچّھے اِک ہزار دے گُزرن ترے سو سال
حضرت مہدی ظاہرہوسی کرسی عدل کمال

۶۔جناب قاضی ارتضٰی علی خان نے اپنے رسالہ ''مہدی نامہ'' کے صفحہ ۲ پر امام مہدیؑ کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری سے پندرھویں صدی ہجری قرار دیا ہے۔

۷۔مولوی حکیم سید محمد حسین مرحوم رئیس امروہہ نے بھی مہدیؑ کے ظاہر ہونے کا زمانہ ۱۳۰۰ھ ہجری لکھا ہے۔(کواکب دُرّیہ صفحہ ۱۵۵)

۸۔جمال پور کے مشہور صوفی مجذوب حضرت گلاب شاہؒ نے ۱۲۷۸ھ ہجری میں خبر دی کہ ''عیسٰی جو آنے والا تھا وہ پیدا ہوگیا ہے۔''(نشان آسمانی صفحہ ۲۱)

۹۔حضرت خواجہ حسن نظامیؔ دبیر حلقہ نظام المشائخ دہلی نے ایک کتابچہ ''شیخ سنوسی اور ظہور مہدیؔ آخر الزمان'' کے نام سے شائع کیا تھا۔انہوں نے لکھا کہ تمام عالم عرب اس زمانہ میں امام مہدیؔ علیہ السلام کا انتظار کر رہا ہے۔اور سب کے اندازے یہی ہیں کہ چودھویں صدی کے سر پر ہی ظاہر ہوں گے۔اپنے عربی ممالک کے دورہ کے دوران بعض علماء عرب سے اپنی ملاقات کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:۔

''کیا عجب ہے کہ یہ وہی وقت ہو اور ۱۳۳۰ھ ہجری میں سنوسی کی خبر کے مطابق حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے۔اور اگر وہ وقت ابھی نہیں آیا تو ۱۴۰۰ھ ہجری تک

تو ظہور بالکل یقینی ہے ۔کیونکہ متعدد بزرگوں کی پیشگوئیوں کو ملایا جائے تو ۱۴۰۰ ہجری تک سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔'' (کتاب مذکور آخری صفحہ)

۱۰۔گویند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تاریخ ظہورِ اُو در لفظ چراغ دین یافتہ وبحساب جمل عددِ وے یک ہزار دوصد شصت وہشت می شود۔'' (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ صفحہ ۳۹۴)

کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے امام مہدی علیہ السلام کی تاریخ ظہور لفظ چراغ دین میں بیان فرمائی ہے جو کہ حروف ابجد کے لحاظ سے ایک ہزار دوسواڑسٹھ(۱۲۶۸ھ ہجری) ہوتے ہیں۔

۱۱۔مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ''اشاعت السُّنہ'' جلد ۶ نمبر ۳ صفحہ ۶۱ پر ظہور عیسٰی ومہدیؑ کو چودھویں صدی میں تسلیم و بیان کیا ہے۔

۱۲۔ابوالخیر نواب نورالحسن خان صاحب نے لکھا:۔

''ظہور مہدی علیہ السلام کا تیرھویں صدی پر ہونا چاہیے تھا مگر یہ صدی پوری ہوگئی تو مہدی نہ آئے ۔اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آتی ہے۔..... شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل وعدل ورحم وکرم فرمائے۔ چار چھ سال کے اندر مہدیؑ ظاہر ہو جائیں۔''

(اقتراب الساعہ صفحہ ۲۲۱)

۱۳۔نواب صدیق حسن خان صاحب والئی بھوپال نے بہت تحقیق سے تمام پیشگوئیوں علامات اور نشانات کا تفصیلی جائزہ لے کر اپنی کتاب میں لکھا ہے:۔

''بعض از مشائخ واہل علم گفتہ اند کہ خروج او بعد از دوازدہ صد سال از ہجرت شود ورنہ از سیزدہ صد تجاوز نہ کند۔'' (حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

کہ بعض مشائخ اور اہل علم کے نزدیک امام مہدیؑ کا ظہور بارہ سو سال ہجری کے بعد ہوگا لیکن تیرہ سو سال سے تجاوز نہیں کرے گا۔

۱۴۔علّامہ الشعرانیؒ المتوفّٰی ۹۷۶ھ ہجری نے اپنی کتاب''الیواقیت والجواہر'' میں تحریر فرمایا

ہے:

''مَوْلِدُهٗ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَ مِئَتَيْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ۔'' (نور الابصارفی مناقب اٰل بیت النبی المختار للشیخ الشبکنجی)

کہ امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش ۱۲۵۰ھ ہجری میں ہوگی۔

۱۵۔حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ المتوفّٰی ۱۲۳۹ھ ہجری اپنی کتاب ''تحفہ اثنا عشریہ'' کے باب ہفتم درامامت میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت مہدیؑ کے ظہور کو ہزار برس سے قبل ہرگز نہیں مانتے کیونکہ ان کے نزدیک ظہور آیات قیامت بارہ سو برس ہجری گزرنے کے بعد ہوگا۔

۱۶۔امام مہدیؑ کے نشان چانداورسورج گرہن کے متعلق ضلع ملتان کے ایک بزرگ عالم حضرت شیخ عبدالعزیز پہاروی کا مشہور شعر ہے ؎

درسن غاشی دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجّال دو نشاں خواہد بود

کہ ''غاشی'' کے عدد یعنی ۱۳۱۱ھ ہجری میں یہ دو گرہن ہوں گے جومہدی اور دجال کے ظہور کا نشان ہوں گے۔(حلفیہ بیان احمد خان صاحب خاکوانی افغان پسر عبدالخالق خان خاکوانی ملتانی)۔(بدر ۱۴/مارچ ۱۹۰۷ء نیز دیکھیں حقیقۃ الوحی)

۱۷۔حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ المتوفّٰی ۶۲۸ھ ہجری نے فرمایا:

''وَيَكُوْنُ ظُهُوْرُهٗ بَعْدَ مَضِيِّ خ ف ج بَعْدَ الْهِجْرَةِ۔''

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۵۴ ترجمہ ازمولانا سعد حسن خان صاحب یوسفی فاضل الٰہیات اصح المطابع، کراچی)

یعنی امام مہدیؑ کا ظہور ہجرت کے بعد خ ف ج کے گزرنے پر ہوگا۔ ہجرت کے حروف (ھ + ج + ر + ت) = (۵ + ۳ + ۲۰۰ + ۴۰۰) کی مقدار ۶۰۸ اور خ + ف + ج = (۶۰۰ + ۸۰ + ۳) کی مقدار ۶۸۳ بنتی ہے۔ گویا مہدیؑ کا ظہور + ۶۸۳ = ۱۲۹۱ ۶۰۸ ھ ہجری میں ہوگا۔

۱۸۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المتوفّٰی ۵۶۱ ھ ہجری کا ایک اہم کشف ہے:

''ایک دن عالم جِنّ و انس کی پیشوائی میں حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے بیٹھے تھے۔ ناگہاں آسمان پر ایک عظیم نور ظاہر ہوا، جس سے تمام عالم نورانی ہوگیا۔ یہ نور ساعةً فساعةً بڑھتا اور روشن ہوتا گیا، اس سے اُمت مرحومہ کے اوّلین و آخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی۔ حضرت نے تامّل فرمایا کہ اس مثال میں کسی صاحب کمال وجود باجود کا مشاہدہ کرایا گیا۔ القاء ہوا کہ اس نور کا صاحب تمام اُمّتوں کے اولیاء اولین و آخرین سے افضل تر ہے۔ پانچ سو سال بعد ظہور فرما ہوکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے گا۔ جو اُس کی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادت مند ہوگا۔ اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں۔'' (حدیقۂ محمودیہ ترجمہ روضۂ قیومیہ صفحہ ۳۲)

حدیقۂ محمودیہ میں اِس کشف کو حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کشف میں پانچ سو سال کے بعد ظاہر ہونے والے مجدّد دین کو تمام امتوں کے اوّلین و آخرین سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ یہ مقام ہمارے نزدیک خاتم الخلفاء حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ہی ہوسکتا ہے نہ کہ مجدد الف ثانیؒ کا۔

۱۹۔ صاحب حجج الکرامہ نے جملہ اندازوں کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہونے کا قوی احتمال بیان کیا ہے:۔

''بر ہر تقدیر ظہور مہدیؑ، برسر صد آئندہ احتمال قوی دارد۔'' (حجج الکرامہ صفحہ ۵۲)

۲۰۔ حضرت بابا گورونانک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آون اُٹھہتر ے جان ستانویں ہور بھی اُٹھ سی مرد کا چیلا۔'' (گرنتھ صاحب تنگ محلہ صفحہ ۱۳۷)

یعنی مرد کامل (محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جو طٰہٰ ہیں) کا ایک شاگرد رشید اٹھے گا۔ جب ۱۸۷۸ء آئے گا اور ۱۸۹۷ء گزر جائے گا یعنی ۱۸۲۱ء سے ۱۸۴۰ء کے درمیان آنے والے مرد کا چیلا آئے گا۔

۲۱۔ اثنا عشری کے بعض لوگوں کا خیال ہے:۔

''انیسویں یا بیسویں صدی کا آغاز ہی امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ خروج ہے۔ ۱۹۱۲ء ایسا زمانہ ہے جو خدا کے جنگی قانون کے اجراء کا خواہاں ہے۔ اس وقت ایسی طاقت کی ضرورت ہے جو مشینوں کی خدائی کو توڑے، جسم پرستی کو نیست و نابود کرے۔ انسان کو جسم پرستی سے آزاد کر کے روحانیت کے میدان میں لائے... یہی طاقت اصطلاح اسلام میں جناب امام علیہ السلام ہے۔''

(رسالہ برھان بابت نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۴۷، ۵۲)

(زیر ادارت مولوی سید محمد سبطین صاحب سرسوی مولوی فاضل و منشی فاضل)

۲۲۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے تحفۂ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ:

''بعد بارہ سو ہجری کے حضرت مہدی کا انتظار چاہئیے اور شروع صدی میں حضرت کی پیدائش ہے۔'' (اربعین فی احوال المہدیّین مطبوعہ مصری گنج کلکتہ ۱۲۶۸ء ہجری مصنّفہ حضرت سید اسمٰعیل شہیدؒ کا آخری حصہّ)

۲۳۔ الشیخ علی اصغر البروجروی جنہیں بڑے بڑے خطاب دیئے گئے ہیں اور جو بہت سی کتب کے مصنف ہیں، اپنی کتاب ''نور الانوار'' میں ''کیفیاتِ مہدی علیہ السلام'' کے

عنوان سے لکھتے ہیں:۔

اندر صرغی اگر بمانی زندہ

ملک وملّت ودیں برگردو (صفحہ ۲۱۵)

کہ سال صرغی میں اگر تو زندہ رہا تو ملک، بادشاہت اور ملّت ودین میں انقلاب آجائے گا۔صرغی کے اعداد بحساب ابجد ۱۲۹۰ہجری ہوتے ہیں۔

(امام مہدی کا ظہور صفحہ ۴۱۷)

۲۴۔خواجہ حسن نظامی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

''حضرت امام ابن عربیؒ نے ۱۳۳۵ہجری میں ظہور مہدی کی خبر دی ہے۔''

(مہدی کے انصار اوران کے فرائض صفحہ ۳۹)

۲۵۔مولوی حمید اللہ صاحب ملّا سوات لکھتے ہیں کہ:

''مَیں بحکم آیت وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۔ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ حضرت صاحب کوٹھ والے ایک دو سال اپنی وفات سے پہلے یعنی ۱۲۹۲ھ یا۱۲۹۳ہجری میں اپنے خواص میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہر ایک باب سے معارف اور اسرار میں گفتگو شروع تھی۔ناگاہ مہدی معہودؑ کا تذکرہ درمیان میں آ گیا۔فرمانے لگے کہ مہدی معہودؑ پیدا ہو گیا ہے مگر ابھی ظاہر نہیں ہوا ہے۔اور قسم بخدا کہ یہی اُن کے کلمات تھے۔اور مَیں نے سچ سچ بیان کیا ہے۔نہ ہوائے نفس سے اور بجز اظہار حق اور کوئی غرض درمیان نہیں۔اُن کے منہ سے یہ الفاظ افغانی زبان میں نکلے تھے۔

''چہ مہدی پیدا شوے دے۔وقت ظہور ندے۔''

یعنی مہدی موعود پیدا ہو گیا ہے لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوا۔''(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷)

۲۶۔جناب سید میر عبدالحیؒ صاحب ''حدیث الغاشیۃ''میں فرماتے ہیں کہ:۔

''امام مہدی علیہ السلام چودھویں صدی کے سال ہفتم میں ظاہر ہوں گے جو کہ ۱۳۰۷ھ ہجری بمطابق ۱۸۸۹ء ہے۔''

۲۷۔خواجہ حسن نظامی صاحب نے ۱۹۱۲ء میں کہا کہ:۔

''آفتابِ مہدویّت اِس قدر طلُوع کے قریب آ گیا ہے کہ اس کی کرنیں نظر آنے لگی ہیں۔'' (مہدی کے انصار اور اُن کے فرائض صفحہ ۲۰)

۲۸۔صاحب نورالانوار نے لکھا کہ:۔

''اب ۱۲۷۸ھ ہجری ہے کہ یہ تمام نشانیاں بکمال پوری ہو چکی ہیں۔ بلکہ کئی درجہ زیادہ۔'' (صفحہ ۱۳۹)

یعنی ظہور مہدیؑ کی سب نشانیاں پوری ہو گئی ہیں۔اور ۱۲۷۸ھ ہجری تیرھویں صدی کا اخیر ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب وقتِ ظہور قریب ہے۔

۲۹۔رسالہ ''انجمن تائیدِ اسلام'' کے ایک مضمون میں لکھا گیا کہ:۔

''حدیثوں میں مریمؑ وابن مریمؑ آیا ہے کہ وہ صدی کے سر پر آئے گا۔اور چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا۔''(انجمن تائیدِ اسلام اپریل ۱۹۲۰ء صفحہ ۱۲)

۳۰۔ حضرت علّامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کے مشہور قصیدہ بنام ''تحفۃ المھتدین فی بیان اسماء المجدّدین'' کی شرح میں شیخ محمد بن الجرجاوی المالکی نے ایک عربی قصیدہ لکھا۔اس قدیم عربی قصیدہ پر مشتمل کتاب غیر مطبوعہ ہے اور حکومتِ مصر کی سرکاری لائبریری ودارالکتب المصریہ القاہرہ میں محفوظ ہے۔اِس میں تیرہ صدیوں کے مجدّدین کے ذکر کے بعد شیخ الجرجاوی نے چودھویں صدی کے بارے میں عجیب معنیٰ خیز شعر لکھا ہے۔

وَاٰخِرُ الْمِئَتَيْنِ فِيْهَا يَأْتِيْ

عِيْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ذُو الْاٰيَاتِ

يُجَدِّدُ الدِّيْنَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ

وَفِي الصَّلٰوةِ بَعْضُنَا قُدَّامَةِ

یعنی آخری صدی (چودھویں ہجری) میں عیسٰیؑ رسول اللہ صاحبِ معجزات اس اُمّت کے دین کی تجدید کرے گا۔ اور نماز میں ہم میں سے کوئی اس کے آگے کھڑا ہوگا۔

(امام مہدی کا ظہور صفحہ ۲۲۰)

۳۱۔ مذکورہ بالا مصرعوں میں سے نواب صدیق حسن خان صاحب نے حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۸ پر شعر

عِيْسٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ذُو الْاٰيَاتِ
يُجَدِّدُ الدِّيْنَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ

درج کیا ہے یعنی عیسٰیؑ نبیُّ اللہ نشانات و معجزات کے ساتھ ظہور فرمائیں گے۔ اور اس امت کے دین کی تجدید فرمائیں گے۔

۳۲۔ ''قاضی ثناء اللہ پانی پتی در سیف مسلول گفتہ۔ ظہور اُو بظن و تخمین علماء ظاہر و باطن در اوائل سیزدہم از ہجرت گفتہ اند۔'' (حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

یعنی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے اپنی کتاب سیفِ مسلول میں فرمایا ہے کہ امام مہدی کا ظہور علماء ظاہر و باطن کے اندازہ و خیال کے مطابق تیرھویں صدی کی ابتداء ہے۔

۳۳۔ سورۃ الصّف کی آیت ہے:۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ۔

یعنی وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ اللہ اپنے نُور کو

پُورا کرنے والا ہے۔

اس آیت کو بیان کر کے راوی نے فرمایا:۔

بِالْقَائِمِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُ اللہِ عَلَیْہِمْ اِذا خَرَجَ۔

کہ امام مہدی علیہ السلام قائم آل محمدؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کردے گا۔

(النجم الثاقب جلد ۱ صفحہ ۲۴ و بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۳)

☆۔ اس آیت میں قائم آل محمدؐ (امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اتمام نُور کا ذکر ہے۔اور ظاہر ہے کہ اتمامِ نور چاند کی چودھویں رات میں ہوتا ہے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ چودھویں صدی ہجری میں آئے گا۔کیونکہ ایک دن کی مثال ایک صدی سے عام ہے۔ (تحفہ گولڑویہ)

۳۴۔ آیت کریمہ:وَاِنَّ یَوْماً عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

کی تشریح میں بعض عارفین کا درج ذیل قول شیعہ حضرات کی معتبر کتاب ۔غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۸۱ پر بیان کیا گیا ہے:۔

''مراد از ہزار سال انشاء اللہ تعالیٰ قوّت سلطان شریعت است۔

تا تمام شُدن ہزار آنگاہ شروع می کُند در اضمحلال تا آنکہ میگردد دین غریب۔چنانچہ در ابتداء بود و مے باشد۔اوّل ایں اضمحلال از گزشتن سی سال از قرنِ یاز دہم و دراں وقت مترتب است خروجِ مہدی علیہ السلام''۔

یعنی ایک ہزار سے مراد شریعت کے غلبہ کی قوت ہے۔ایک ہزار سال گزرنے پر دین اسلام میں کمزوری آنی شروع ہوگی۔یہاں تک کہ آخر کار بہت کمزور اور غریب ہو جائے گا۔اوراس کمزوری کی ابتداء گیارھویں صدی سے تیس سال گزرنے پر شروع ہوگی۔ اس وقت سے مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کا انتظار شروع ہوگا۔

(د) بعض غیر مسلم حضرات کے اندازے، عقائد اور بیانات:

تمام اہل مذاہب آخری زمانے میں آنے والے ایک موعودؑ کی خبر دیتے رہے ہیں۔ اکثر کا عقیدہ اگرچہ اپنے ہی امامؑ۔ نبیؑ یا مقتداءؑ کی ''بعثت ثانی'' کے رنگ میں آنے کا تھا۔ تاہم اُن کے نزدیک بھی اس موعود (بروزی رنگ میں مسیح، کرشن وغیرہ) کے ظاہر ہونے کا وقت چودھویں صدی ہجری ہی بنتا ہے۔

① ۔ عہد نامہ قدیم کی کتاب دانیؑ ایل میں آخری زمانے کے متعلق حضرت دانیؑ ایل کے مکاشفہ کا ذکر ہے۔ جس میں خدا نے کئی باتوں کا انکشاف کیا اور اس میں لکھا ہے:

''ایک ہزار دوسونوّے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین صد پینتیس (۱۳۳۵) روز تک آتا ہے''۔ (دانی ایل 9-12/12)

② ۔ مشہور مسیحی سکالر مسٹر جے۔ بی۔ ڈمبل اپنی کتاب (THE APPOINTED TIME) مطبوعہ لندن ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں:۔

"THE NEW ERA ALL THE NINE METHODS IN BOTH DIAGRAMS IS $5896\frac{1}{2}$ OUR $1898\frac{1}{4}$."

یعنی سب نوشتوں اور قاعدوں کی رو سے نیا دور (آمد مسیحؑ کا) آدم سے $۵۸۹۶^{۱/۲}$ ہے جو ہمارے حساب سے (سن عیسوی میں) $۱۸۹۸^{۱/۴}$ ء ہے۔

③ ۔ عیسائی محققین کا ایک بورڈ متعدّد صحیفوں اور پیشگوئیوں پر غور کرتا رہا اور پھر ۱۸۸۴ء میں ''ملّینل دان'' نامی کتاب شائع کی جس میں گہرے غور و فکر کے بعد مسیح موعودؑ کا ظہور ۱۸۷۳ء میں قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ ۱۹۱۴ء تک اپنے مقدّسوں کو جمع کرتا رہے گا۔

④ ۔ ایک اور عیسائی اسکالر نے لکھا ہے:۔

''کامل انسانوں کے بغیر سوسائیٹی معراجِ کمال تک نہیں پہنچ سکتی۔...... ہمیں معلّم بھی چاہیے اور پیغمبر بھی...... غالباً ہمیں ایک مسیح کی ضرورت ہے''۔

(اقبال نامہ صفحہ ۴۶۲، ۴۶۳)

(مرتبہ شیخ عطاء اللہ صاحب ایم۔اے شعبہ معاشیات، علیگڑھ)

۵۔ بابا گورونانک رحمتہ اللہ علیہ جن کو سکھ حضرات اپنے مذہب کا بانی سمجھتے ہیں، آپ کا ارشاد مکرّر درج ہے۔فرمایا:

''آون اُٹھہتر ے جاون ستانوے ہور بھی اُٹھسی مرد کا چیلا۔''

(گرنتھ صاحب، تنگ محلہ صفحہ ۷ ۱۳)

یعنی سن۱۸۷۸ سے سن۱۸۹۷ یا ۱۸۲۱ء سے ۱۸۴۰ء تک کا درمیانی عرصہ وہ ہے جب ایک خاص مرد کا چیلا ظاہر ہوگا۔

۶۔ مسلمان تو امام مہدی کی آمد چودھویں صدی ہجری کے آغاز پر مانتے ہیں۔سوامی بھولا ناتھ جی اپنے موعود کو اسی وجود میں تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

''ہندو کہتے ہیں کہ وہ پورن برہم نش کلنک اوتار دھارن کریں گے۔مسلمانوں کا وشواس ہے کہ امام مہدی کا پرا در بھاؤ ہوگا۔سکھوں کا وشواس ہے کہ کلکی اوتار ہوگا۔اور عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ایشور سے ایک ہو کر پدھاریں گے۔پرنتو اب یہ جاننا شیش ہے کہ ساری ستّائیں پرتھک پرتھک ہوں گی یا ایک ہی !اس کا اُتّر یہ ہے کہ نہیں، یہ ایک ہی ہوں گی۔ہندو اسے اپنی درشٹ سے دیکھیں گے۔مسلمان اپنی سے۔سکھ یا عیسائی اسے اپنی درشٹ سے دیکھیں گے۔''(رسالہ ست یگ ستمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۳)

۷۔ ''تاں مردانے پُچھیا گوروجی ! بھگت کبیر جیہا کوئی ہور بھی ہوئیا اے؟ سری گورونانک

جی آکھیا، مردانیاں! ''اک جٹیٹا ہوسی۔ پر اساں توں پچھے سو برس توں بعد ہوسی۔'' (جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱)

(مطبوعہ مفید عام پریس منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز)

''اساں توں بعد'' کے صیغۂ جمع سے ظاہر ہے کہ سب گوروؤں کے سو سال بعد وہ موعود آئے گا۔ آخری گورو گوبند سنگھ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں آئے۔ اور ازاں بعد ٹھیک سو سال گزرنے پر چودھویں صدی ہجری میں امام مہدیؑ کی آمد مقدّر تھی۔

⑧۔ عیسائیوں میں بہت سی کتب شائع ہوئیں کہ مسیح کی آمد کا زمانہ اُنیسویں صدی کا آخر اور بیسویں صدی کا شروع ہے۔ یعنی تیرھویں صدی ہجری کا آخر اور چودھویں صدی ہجری کا آغاز۔ کچھ کتابیں اور اخبار زیادہ مشہور ہیں۔ مثلاً

(الف): ''ہز گلوریس اپیئر نگ'' مطبوعہ لندن۔ ساری کتاب کا یہی موضوع ہے۔

(ب): ''کرائسٹس سیکنڈ کمنگ'' مطبوعہ لندن صفحہ ۱۵

(ج): ''دی کمنگ آف دی لارڈ'' مطبوعہ لندن صفحہ ۱

(د): اور اخبار ''فری تھنکر'' لندن مؤرخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء

****

بابِ دوم

ظہورامام مہدیؑ علیہ السلام کا علاقہ

مشرق ∴ ہندوستان

تیرھویں صدی ہجری کے دوران مذاہب عالم کا دنگل ہندوستان میں زوروں پر تھا۔اس لئے ظہور مہدیؑ کے لئے یہی علاقہ موزوں ترین تھا۔ جہاں دیگرادیان کے علاوہ مسلمانوں کے تمام فرقے بھی موجود تھے۔ بحر و برّ کے مفاسد انتہاؤں کو چھو رہے تھے جنہیں دُور کرنا فرائضِ مہدیؑ میں شامل تھا۔طبیب اسی جگہ آتا ہے جہاں بیمار ہوں۔ بہت سی احادیث، پیشگوئیوں اور بشارتوں میں بھی آنے والے کا ظہور مشرق یا ہندوستان میں بتایا گیا:۔

۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ۔ **(مسلم جلد ۲ کتاب الفتن باب ذکر الدجّال)**

یعنی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے خروجِ دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ مسیحؑ ابن مریم کو بھیجے گا۔وہ دمشق کے مشرق کی طرف سفید منارے کے پاس نزول فرمائیں گے۔

اس حدیث سے مراد دمشق کے مشرق میں نزولِ مسیح ہے۔خاص دمشق نہیں۔اِسی لئے خاص جائے نزول کے بارے میں اختلاف رہا ہے۔چنانچہ حافظ ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ احادیث میں نزول مسیح کے لئے کئی مقامات کا ذکر ہے۔(حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ باب فتنہ الدجال وخروج عیسیٰؑ)

۲۔عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَھِیَ تَکُوْنُ مَعَ الْمَھْدِیِّ اسْمُہٗ اَحْمَدُ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جماعت ہندوستان میں (مخالفین اسلام سے) جہاد کرے گی۔اور وہ مہدی کے ساتھ ہوگی۔اس مہدی کا نام احمدؐ ہوگا۔

(رواہُ البخاریؒ فی تاریخہٖ)

۳۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَیُوْطِنُوْنَ الْمَھْدِیَّ یَعْنِی سُلْطَانَہٗ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق سے ایسے لوگ نکلیں گے جو مہدیؑ کے لئے جگہ بتائیں گے جو ان کا بادشاہ ہوگا۔یعنی اس کی تائید کریں گے اور اس کے کام میں مدد دیں گے۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ و ابوداؤد جلد ۲ باب خروج المہدی و ابن ماجہ مصری صفحہ ۵۱۹)

۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَھُمَا اللّٰہُ مِنَ النَّارِ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَعِصَابَۃٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۷۸ و نسائی جلد ۲ صفحہ ۵۲ باب غزوۃ الہند)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے دو۲ گروہ ہیں، جن

کوخدا تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ اُن میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث میں دراصل ہندوستان میں ہونے والی دو جماعتوں کا ذکر ہے۔

غزوہ کرنے والی جماعت وہ پہلا اسلامی لشکر ہے جس کے ذریعہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے فتح کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور دوسری جماعت کے مسیح موعود یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہونا بیان ہے جس کے لڑائی کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔

۵۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ وَ فِي الْمَجْمَعِ عَنِ الْبَاقِرِ هُمُ الْاَعَاجِمُ وَمَنْ لَّا يَتَكَلَّمُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ۔ قَالَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ فَقِيْلَ لَهٗ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى كَتِفِ سَلْمَانَ وَ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ فِي الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ۔

(تفسیر صافی زیر آیت مذکور سُورۃ الجمعہ و تفسیر مجمع البیان جلد ۳ صفحہ ۴۲۵ و تفسیر عمدۃ البیان جلد ۲ صفحہ ۵۶۵)

یعنی آیت و آخرین منھم کے تحت مجمع البیان میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ وہ (آخرین) عجمی لوگ ہیں اور وہ عربی زبان میں گفتگو نہیں کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپؐ نے یہ آیت پڑھی تو پوچھا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے اپنا ہاتھ سلمانؓ (فارسی) کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثُریّا پر بھی ہو تو کئی آدمی ان میں سے (اہل فارس سے) اُسے پالیں گے۔ فارس کا علاقہ بھی مشرق ہے۔

۶۔ ''سبحۃ المرجان'' از آزادؔ بلگرامی میں ہے کہ علامہ سیوطی، ابن جریر، حاکم بیہقی اور ابن عساکر کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

''سب سے پاکیزہ اور خوشبودار مقام ہندوستان ہے کیونکہ یہاں آدمؑ اُترے اور

یہاں کے درختوں میں جنّت کی خوشبو کا اثر ہے۔اس کے علاوہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہندوستان کی طرف سے ربّانی خوشبو آتی ہے۔"

(ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک از سید صباح الدین عبد الرحمٰن ایم۔اے مطبوعہ ندوۃ المصنّفین دہلی ۱۹۵۸ء)

۷۔شیعہ لٹریچر میں جن لوگوں نے امام مہدیؑ کی زیارت اور ملاقات کا دعویٰ کیا ہے، ابو سعید خانم ہندی اُن میں سے ایک مشہور آدمی ہیں۔اُنہوں نے کشف میں حضرت امام مہدی سے ملاقات کی۔جنہوں نے ہندوستانی زبان میں کلام کیا اور حال دریافت کیا پورا کشف بیان کر کے آخر میں فرماتے ہیں:۔

"کُلُّ ذٰلِکَ بِکَلَامِ الْھِنْدِ۔" (صافی شرح اُصول کافی کتابُ الحجّۃ)

(باب مولد صاحب الزمان۔جزء سوم حصّہ دوم صفحہ ۳۰۴)

اس کشف سے بغیر تاویل کے ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والا مہدی ہندوستان میں آئے گا۔ (امام مہدی کا ظہور صفحہ ۳۶۳)

۸۔ایک روایت میں ہے کہ مہدی کادِعَہ بستی سے نکلے گا۔

"یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنَ الْقَرْیَۃِ یُقَالُ لَھَا کَدْعَۃٌ۔"

(جواھر الاسرار صفحہ ۵۶)

۹۔ایک روایت میں ہے کہ مہدیؔ خراسانؔ سے آئے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، کنزل العمّال جلد ۷ صفحہ ۱۸۶، حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۸)

۱۰۔ایک روایت میں ہے کہ مہدیؔ قحطانؔ سے پیدا ہوگا۔

(کنزل العمّال جلد ۷ صفحہ ۱۸۸)

مندرجہ بالا تینوں روایات مع حوالوں کے "امام مہدی کا ظہور" از قریشی محمد اسد اللہ

صاحب کاشمیری صفحہ ۱۵ پر درج ہیں۔اور تینوں سے ایک مشترک بات ظاہر ہے کہ مہدیؑ مشرقؔ کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

۱۱۔لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَیَّا لَنَا لَہٗ رَجُلٌ اَوْرِجَالٌ مِّنْ ھٰؤُلَآءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر۔سورۃ الجمعۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایمان اُٹھ جائے گا تو دوبارہ قائم کرنے والا موعودؔ اہل فارس میں سے آئے گا۔یہ بھی درحقیقت فارسؔ کے علاقہ یعنی جانب مشرق کی طرف اشارہ ہے۔

۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا کَرْعَۃَ۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدیؑ کرعہؔ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔غالباً کرعہ نہیں، دراصل کدعہ ہے اور کدعہ سے مراد قادیانؔ (مشرقی پنجاب) ہے جو درحقیقت ''اسلام پور قاضی'' تھا۔پھر کادیؔ یا کادیںؔ کے نام سے معروف رہا۔اس طرح کدعہؔ دراصل قادیانؔ کا ہی معرّب ہے۔

۱۳۔ثُمَّ یَجِیْءُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ مِنَ الْمَغْرِبِ وَلَفْظُ الطِّبْرَانِیِّ مِنَ الْمَشْرِقِ۔ (تفسیر درّ منثور جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۲)

پھر عیسیٰ ابن مریم مغرب سے ظہور فرمائیں گے۔اور طبرانی میں ''مشرق سے'' کے الفاظ ہیں۔

۱۴۔جمال پور کے مشہور صوفی بزرگ مجذوب حضرت گلاب شاہؒ نے ۱۲۷۸ ہجری میں خبر دی کہ ''عیسیٰؑ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہوگیا ہے اور قادیان میں ہے۔'' (نشانِ آسمانی صفحہ ۲۱)

۱۵۔حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر نے کئی بڑے بڑے جلسوں میں بیان کیا کہ حضرت مولوی عبداللہ غزنویؒ نے فرمایا: کہ آسمان سے ایک نور قادیان پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی۔'' (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳)

۱۶۔حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی میں فرمایا ہے ۔

گفت دانائے برائے داستاں

کہ درختے ہست در ہندوستاں

کہ ایک دانا نے تمثیل کے طور پر کہا کہ ہندوستان میں ایک ایسا درخت ہے جس کا میوہ کھانے والا نہ بوڑھا ہوتا ہے اور نہ اسے موت آتی ہے۔ بادشاہ یہ بات سن کر ہندوستان کے اس درخت پر عاشق ہو گیا۔ پھر بادشاہ کو ایک درویش ملا جس نے تشریح کی کہ درخت سے مراد علم ہے جو بہت بلند، وسیع اور زندگی کا پانی ہے۔تو بے خبر ہے جو صورت پر جاتا ہے اور معانی سے بے خبر ہے۔کبھی اس کا نام درختؔ ہے، کبھی سورج، کبھی سمندر اور کبھی بادل۔

صد ہزاراں نام وآں یک آدمی

صاحب ہر وصفش از وصفے عمی

یعنی اگرچہ وہ اکیلا آدمی ہے لیکن اس کے لاکھوں نام ہیں۔ پھر مزید تشریح اور اس شخص کے اوصاف گنوا کر آخر میں درویش نے کہا:

گفت خود خالی نبود است اُمّتے

از خلیفۂ حق و صاحب ہمّتے

کوئی اُمت خدا تعالیٰ کے خلیفہ اور اولوالعزم مرد خدا سے خالی نہیں۔

(مثنوی مولانا رومؒ دفتر دوم صفحہ ۱۸۱۔۱۸۲)

اس درخت سے مراد دراصل وہی امام مہدیؑ ہے جس نے کہا ع

اِک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے

اور اپنے بے شمار ناموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

مَیں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

۱۷۔ایک مشہور بزرگ حضرت صاحب کوٹھ والے المتوفّٰی ۱۲۹۴ھ ہجری نے ایک دن فرمایا:۔

''مہدیٔ آخرالزمان پیدا ہوگیا ہے۔ابھی اس کا ظہور نہیں ہوا۔اور جب پوچھا گیا کہ نام کیا ہے؟ تو فرمایا: کہ نام نہیں بتلاؤں گا۔مگر اس قدر بتلاتا ہوں کہ زبان اس کی پنجابی ہے۔''

یہ روایت حضرت صاحب کوٹھ والے کے بہت سے مخلص و معتبر متّبعین نے بیان کی ہے۔(تفصیل دیکھیں ''تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۴،۳۸)

۱۸۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرمایا:۔

رَجُلٌ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ یَظْهَرُ بِا لْمَشْرِقِ وَ تُوْجَدُ رِیْحُهَا بِالْمَغْرِبِ کَالْمِسْكِ یَسِیْرُ الرُّعْبُ اَمَامَهَا بِشَهْرٍ۔

یعنی آل محمدؐ سے ایک مرد مشرق سے ظاہر ہوگا اور اس کی ہوا کستوری کی طرح مغرب میں پھیل جائے گی اور ایک ماہ اس کے آگے رعب چلتا ہوگا۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۳)

بعض غیر مسلم بزرگوں کے حوالے

۱۔بائبل میں قدیم سے ایک پیشگوئی ہے جس میں موعود کے مشرق سے ظاہر ہونے کا ذکر ہے:۔

اُنْصُتِیْ اِلَیَّ اَیَّتُھَا الْجَزَائِرُ وَلْتُجَدِّدِ الْقَبَائِلُ قُوَّۃً لِیَقْتَرِبُوْا ثُمَّ یَتَکَلَّمُوْا لِنَتَقَدَّمَ مَعًا اِلَی الْمُحَاکَمَۃِ مَنْ اَنَضَّ مِنَ الْمَشْرِقِ الَّذِیْ یُلَاقِیْہِ النَّصْرُ عِنْدَ رِجْلَیْہِ۔ (عربی بائیبل یسعیاہ نبی کی کتاب 41/2-1 مطبوعہ ۱۸۷۱ء آکسفورڈ)

کہ اے جزیرو! خاموش رہو۔ اور اُمتیں ازسرنو قوت حاصل کریں اور نزدیک آکر عرض کریں۔ آؤ ہم مل کر عدالت کے لئے نزدیک ہوں۔ کس نے مشرق سے اُس کو برپا کیا وہ کہ جس کے قدم مدد آکر چومتی ہے۔

۲۔ انجیلؔ میں ہے:۔

''جیسے بجلی پورب سے آکر کوند کر پچّھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا''۔ (متی باب ۲۴ آیت ۲۷)

اس میں مسیحؑ کی آمد ثانی کا ذکر ہے جو امام مہدیؑ کی صورت میں ظاہر ہونا مقدر تھا۔ اور یہاں اس کا پورب یعنی مشرق سے ظاہر ہونا واضح ہے۔

۳۔ سکھ مذہب کے بانی حضرت بابا گورونانک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے:۔

''تاں مردانے پچھیا گورو جی! بھگت کبیر جیہا کوئی ہور بھی ہویا اے؟ سری گورو نانک جی آکھیا مردانیاں! اک جٹیٹا ہوسی۔ پر اَساں تو پچھے سو برس توں بعد ہوسی۔ پھر مردانے پچھیا، جی! کیہڑی تھائیں اَتے ملک وِچ ہوسی؟ تاں گورو جی نے کہیا، مردانیاں! وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی''۔ (جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱ مطبع مفید عام پریس منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز)

اس میں موعودؑ کے تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں آنے کا ذکر ہے۔

باب سوم

ظہور امام مہدیؑ علیہ السلام کی نشانیاں

رسالتِ مآب سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلّی اللہ علیہ وسلم نے کمالِ رحمت سے آنے والے اپنے مہدیؑ کی متعدد علامات یا نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں۔ جن پر غور وفکر سے ایک متلاشئ حق اصل حقیقت بہ آسانی پا سکتا ہے۔ ایک نہایت واضح، اہم اور روز روشن کی طرح عیاں نشان سورج اور چاند کا مقررہ وقت پر گرہن لگنا ہے۔

کسوف وخسوف کا بیان

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَّمَضَانَ وَ تَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ۔'' (سُنن دار قطنی صفحہ ۱۸۸ باب صفۃ صلوٰۃ الخسوف والکسوف وھیئتھما۔ مطبع فاروقی، دہلی)

کہ ہمارے مہدیؑ کی صداقت کے دو[۲] نشان ہیں جو زمین وآسمان کی تخلیق کے دن سے آج تک کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی ماہِ رمضان میں چاند کو (چاند گرہن کی راتوں سے) پہلی رات کو اور سورج کو (سورج گرہن کی تاریخوں میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔

بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اس نشان کے مطابق چاند کی پہلی تاریخ اور سورج کی درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا، درست نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث میں **قمر** کو چاند گرہن لگنے کا ذکر ہے۔ اور از روئے لغت پہلی تاریخ کے چاند کو قمر نہیں **ھلال** کہتے ہیں دراصل قانون قدرت کی رو سے چاند اور سورج کے گرہن کی راتیں اور تاریخیں مقرر ہیں۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے لکھا ہے:۔

''اہل نجوم کے نزدیک چاند گرہن زمین کے سورج کے مقابل آنے سے ایک عام حالت میں سوائے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں اور اسی طرح سورج گرہن بھی خاصی شکل میں سوائے ستائیسویں، اٹھائیسویں اور انتیسویں تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا۔'' (حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴)

نشان کا ظہور

''امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر گواہ یہ عظیم الشان نشان ۱۸۹۴ء میں ۱۳۱۱ ہجری کے رمضان المبارک کی مقررہ تاریخوں تیرھویں اور اٹھائیسویں پر ظاہر ہوا''۔

(اخبار آزاد ۴ مئی ۱۸۹۴ء) (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۶ اپریل ۱۸۹۴ء)

جب یہ غیر معمولی عظیم الشان نشان ظاہر ہوا اس وقت سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی مسیح اور مہدی ہونے کا مدعی نہیں تھا۔ اور بموجب فرمودۂ رسول ؐ ممکن نہیں کہ مدّعی کے بغیر ہی گواہ پیش ہو جائیں۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اس نشان کے ظہور پر فرمایا:۔

''مہدیٔ موعود کی یہ بھی نشانی ہے کہ خدا اس کے لئے اس کے زمانہ میں یہ نشانی ظاہر کرے گا کہ چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا اور

سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے درمیانی دن میں کسوف پذیر ہوگا۔ اور یہ دونوں خسوف وکسوف رمضان میں ہوں گے ..... نشان کے طور پر یہ خسوف وکسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے۔ اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدئ موعود ہونے کا دعوٰی کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعوی کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف وکسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے خسوف وکسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو"۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۴ حاشیہ)

اسی طرح آپؑ کے دو شعر ہیں ۔

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک وتار

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس وقمر بھی بتا چکا

یہ علامت یا نشانی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر عظیم الشان آسمانی تصدیق ہے ۔ بارہ تیرہ صدیوں میں یہ علامت بزرگانِ امت بیان کرتے رہے ہیں۔ بالآخر حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا کی طرف سے علم پا کر قبل از وقت اعلان فرمایا۔ آخر کار یہ انسانی طاقتوں سے قطعی بالا نشان خاص خدائی تقدیر سے ۱۳۱۱ھ ہجری یعنی ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہو گیا۔ اس نشان کی اہمیت کے پیش نظر کچھ اور حوالے درج ذیل ہیں جن میں اس نشان کی مزید عظمت وتفصیل بیان ہے:۔

۱۔ الفتاوٰی الحدیثیہ ۔ مصنّفہ علّامہ شیخ احمد شہاب الدین احمد حجر الہیثمی ۔ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۱
۲۔ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ۔ از نواب صدیق حسن خان صاحب والئ بھوپال ،مطبوعہ

۱۲۹۱ہجری صفحہ ۳۴۴

۳۔عقائد اسلام۔مصنّفہ مولوی مولانا عبدالحق صاحب محدّث دہلوی،مطبوعہ ۱۲۹۲ہجری صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳۔

۴۔آخری گت۔مصنّفہ محمد رمضان صاحب حنفی،مطبوعہ مجتبائی ۱۲۷۸ہجری

۵۔احوال الآخرۃ۔از حافظ محمد صاحب لکھوکے۔مطبوعہ ۱۳۰۵ہجری صفحہ ۲۳

۶۔اقتراب الساعۃ۔از ابو الخیر نواب نور الحسن خان صاحب،مطبوعہ ۱۳۰۱ہجری صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷

۷۔قیامت نامہ فارسی۔(علامات قیامت اردو) مصّنفہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی

۸۔اِکمال الدین۔صفحہ ۳۶۸

۹۔مکتوبات امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ۔جلد ۲ صفحہ ۱۳۲

۱۰۔بحارالانوار۔جلد ۱۳ صفحہ ۵۸

۱۱۔قصیدہ ظہور مہدی۔از مولوی فیروزالدین صاحب لاہوری صفحہ ۴۱

۱۲۔حکمت بالغہ۔از مولوی ابوالجمال احمد مکرم صاحب عبّاسی رکن مجلس اشاعۃ العلوم حیدر آباد دکن مطبوعہ دارالمعارف صفحہ ۴۰۹

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

کسوف وخسوف (چاند سورج گرہن) کا نشان امام مہدی کی صداقت پر ایک حتمی نشان ہے جو ہر طرح انسانی طاقتوں سے بالا۔سراسر خدا تعالیٰ کی تقدیر وحکمت سے ظاہر ہوا۔چودہ صدیوں کے علماء ربانی اور محدثین اسے بیان کرتے آئے۔آخر کار خدا تعالیٰ نے فعلی طور پر اسے پورا کر کے حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔اور آپؑ نے فرمایا۔

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْح جَآءَ الْمَسِیْح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

حدیثِ مجدّدین

کسوف وخسوف کی طرح ایک اور نہایت واضح ارشاد رسالت مآبؐ ہر صدی کے سر پر مجددین امت کی آمد سے متعلق ہے۔ تیرہ صدیوں میں مجددین آتے رہے اور چودھویں صدی کے سر پر آنے والے مجدد کے متعلق علماء ربانی کو یقین تھا کہ وہی امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ حدیث میں ہے:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ کتاب الملاحم باب ما یذکر فی قرن المائۃ مطبع نو لکشور، مشکوۃ صفحہ ۱۴)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجددین مبعوث فرماتا رہے گا۔

تمام علماء اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں اور واقعات نے اس کی تائید کر دی ہے کہ تیرہ صدیوں میں سے کوئی صدی ایسی نہیں گزری جس کے سر پر مجدد نہ آئے ہوں۔ چنانچہ مشہور کتاب حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۹ سے تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست درج ذیل ہے:۔

۱۔پہلی صدی ہجری کے مجدّد	حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۔دوسری صدی ہجری کے مجدّد	حضرت امام شافعیؒ+حضرت امام احمد بن حنبلؒ۔
۳۔تیسری صدی ہجری کے مجدّد	حضرت ابوشرح وحضرت ابوالحسن اشعریؒ۔
۴۔چوتھی صدی ہجری کے مجدّد	حضرت ابوعبید اللہ نیشاپوری وقاضی ابوبکر باقلدنیؒ
۵۔پانچویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ۔
۶۔چھٹی صدی ہجری کے مجدّد	حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ۔
۷۔ساتویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت امام ابن تیمیہ وحضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ۔
۸۔آٹھویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی وحضرت صالح بن عمرؒ۔
۹۔نویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت علّامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۰۔دسویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت امام محمد طاہر گجراتی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۱۔گیارہویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۲۔ بارہویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔
۱۳۔تیرھویں صدی ہجری کے مجدّد	حضرت سید احمد بریلوی رحمتہ اللہ علیہ۔

تیرہ صدیوں کے مجدّد دین کی تفصیل درج کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

''و برسر مائتہ چہار دہم کہ دہ سال آنرا باقی است ۔ اگر ظہور مہدی علیہ السلام ونزول عیسیٰؑ صورت گرفت پس ایشاں مجدّد دو مجتہد باشند''۔

کہ چودھویں صدی شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں (تصنیف حجج الکرامہ ۱۲۹۱ھ ہجری) اگر اس میں مہدی و عیسیٰؑ کا ظہور ہو جائے تو وہی چودھویں صدی کے مجدّد ہوں گے۔

اسی طرح رسالہ ''انجمن تائید اسلام'' بابت ماہ اپریل ۱۹۲۰ء نے لکھا:۔

''حدیثوں میں مریمؑ و ابن مریمؑ آیا ہے کہ وہ صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا''۔

☆ ۔ تیرہ صدیوں کے مجدّد دین کی ایک فہرست علاّمہ عبد الحی صاحب مرحوم فرنگی محلی نے مجموعۃ الفتاوٰی جلد ۴ صفحہ ۶۷ پر بھی دی ہے۔

(دیکھیں نور العینین علیٰ تفسیر الجلالین ۔ مصنّفہ قاضی مجیب الرحمن الازہری)

چودھویں ۱۴ صدی کا اختتام اور مجدّدِ عصر کا اعلان!

چودھویں صدی ہجری کا اختتام ہو چکا ہے۔ اس صدی کے مجدّد (امام مہدی علیہ السلام) کو صدی کے شروع تک ظاہر ہو جانا چاہیے تھا۔ یہ ہرگز ممکن نہیں کہ فرمودۂ رسالت مآبؐ باطل ہو۔ پس مجدّد عصر حضرت امام مہدی علیہ السلام یقیناً ظاہر ہو چکے ہیں۔ البتہ ممکن ہے بعض لوگوں کو لاعلمی، عدم پہچان، عدم تلاش، عدم غور وفکر یا دعائیں نہ کرنے کے سبب اسے قبول کرنے اور سلامِ رسولؐ کے پہنچانے سے محروم ہوں۔

ہم قلبی ایمان اور دلی یقین کے ساتھ اظہار کرتے ہیں کہ وہ موعود مجدّد عصر امام مہدیؑ عین اپنے وقت پر ظاہر ہوا۔ اس نے بار بار اعلان فرمایا:۔

(ا)۔ ''جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدّد ہے''۔ (کتاب البریّہ صفحہ ۱۶۸ ،حاشیہ)

(ب)۔ ''ہائے یہ قوم نہیں سوچتی کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی اور پھر کوئی بتلا نہ سکا کہ تم جھوٹے ہو اور فلاں سچا آدمی ہے''۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ صفحہ ۲)

(ج)۔ ''افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر، ان لوگوں نے خدا اور رسولؐ کے فرمودہ کی کچھ بھی عزّت نہ کی اور صدی پر بھی سترہ برس گزر گئے مگر ان کا مجدّد اب تک کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے''۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۳)

☆۔ یہ اعلان حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے صدی کے سترہ برس گزرنے پر فرمایا۔ مگر اب تو چودھویں صدی اختتام پذیر ہو چکی اور پندرھویں صدی کے بھی قریباً آٹھ سال ختم ہو رہے ہیں۔!!!!

زمانہ وظہور امام مہدیؑ کی دیگر نشانیاں

قرآن کریم اور آنحضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ اور ظہور مہدیؑ علیہ السلام کے متعلق بیان فرمودہ ساری نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ ان کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک اپنی ذات میں ایک زبردست گواہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

- اونٹنیاں بے کار ہو چکی ہیں۔
- نہریں کھودی گئیں۔
- پہاڑ توڑے گئے۔

- جہاز، ریل، موٹریں وغیرہ نئی سواریاں ایجاد ہوئیں۔
- طاعون پھوٹی۔
- زلزلے آئے۔
- قحط پڑے۔
- جنگیں ہوئیں۔
- جھوٹ عام پھیل گیا۔
- دمدار ستارہ نکلا۔
- بداخلاقیاں عروج کو پہنچیں۔
- دخانی جہاز نکلے۔
- چھاپہ خانے بکثرت بنے۔
- ٹڈّی دل آئے۔
- ناگہانی موتیں ہونے لگیں۔
- ماں باپ سے بدسلوکی ہونے لگی۔
- اخلاقی وتمدنی بگاڑ ظاہر ہوا۔
- مزدوروں کی طاقت منظّم ہوئی۔
- مشرق ومغرب کے تعلقات کا قیام ہوا۔
- عربوں پر انتہائی مشکل ادوار آئے۔
- دجّال پوری تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوا۔
- یاجوج وماجوج بصورتِ روس وامریکہ نکلے۔
- مغربی اقوام روحانی آنکھ سے محروم ہوئیں۔

- زمین نے اپنے خزائن اگلے۔
- آسمان کی کھال اترنے لگی۔
- مسلمانوں کے بہتر۷۲ فرقے بن گئے۔
- مخفی علوم ظاہر ہونے لگے۔
- حج بیت اللہ سے روکا گیا۔
- علماء کی حالت ناگفتہ بہ ہوگئی۔
- بظاہر عالی شان مسجدیں بننے لگیں۔
- اسلام کا فقط نام رہ گیا۔
- قرآن کے فقط الفاظ باقی رہے۔
- قرآن کی تجارت ہونے لگی۔
- شراب عام ہوگئی۔
- عورتوں نے مردوں کی ہمشکل بننا شروع کر دیا۔
- مردوں نے عورتوں کا ہمشکل بننا شروع کر دیا۔
- صلیب کا غلبہ ہوا حتٰی کہ اہل صلیب خانہ کعبہ پر صلیب لہرانے کے خواب دیکھنے لگے۔

یہ ساری نشانیاں احادیث و روایات میں تفصیل کے ساتھ پائی جاتی ہیں جو ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوگئیں یا پوری ہو رہی ہیں۔اس لئے اس بارہ میں ثبوت کے لئے حوالے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ تمام پیش گوئیاں بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۲ اور اقتراب الساعتہ صفحہ ۳۸ سے صفحہ ۵۴ تک بیان ہیں۔عام حوالے،ابونعیمؒ،ترمذیؒ،طبرانیؒ،احمدؒ،ابن ابی الدنیاؒ،ابن عساکرؒ،الدیلمی البیہقیؒ،السلمیؒ،ابن ابیؒ حاتم،اور کتب احادیث سے لئے گئے ہیں۔اسی طرح امام مہدیؑ کے نامؑ۔قومؑ اور دیگر ذاتی تفصیلات اس قدر

اختلافات کے ساتھ بیان ہیں کہ علّامہ ابن خلدون نے صاف کہا کہ سوائے قلیل الدخل کوئی تنقید سے خالی نہیں۔ (مقدّمہ ابن خلدون مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹۱)

تاہم حکمت الٰہی سے سب باتیں کسی نہ کسی رنگ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں ثابت ہو چکی ہیں۔اس لئے بلا شک وشبہ آپؑ ہی چودھویں صدی میں آنے والے مجدّدِ عصر وامام مہدیؑ ہیں۔اسی لئے آپؑ فرماتے ہیں:۔

''مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔جس کسی کے کان سننے کے ہوں سنے۔یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظروں میں عجیب''۔(تحفہ گولڑویہ)

وقت تھا وقتِ مسیحاؑ

مجسّم انتظار بنے لوگ قلبی تمنا رکھتے تھے کہ مجدّد عصر،امام مہدی علیہ السلام جلد ظہور فرمائیں تو ہم حاضر ہو کر جناب رسالت مآب ﷺ کا سلام پہنچا کر اس کی مدد ونصرت میں لگ جائیں۔لیکن وقت آنے پر خود کو اصحاب علم وفضل سمجھنے والے علماء امام مہدی کے مخالف ہو گئے۔

یا تو وہ دن جب کہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں
مہدیٔ موعود اب جلد ہو گا آشکار
کون تھا جس کی تمنّا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اس آنے والے سے پیار
پھر وہ دن جب آ گئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہو گئے منکر یہی دیں کے منار
پھر دوبارہ آ گئی احبار میں رسمِ یہود!

پھر مسیح وقت کے دشمن ہوئے یہ جبّہ دار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح

خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

خدارا! بڑے فکر سے سوچئے کہ سچّوں کے سردار رسالت مآب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب فرمان چودھویں صدی میں آنے والا مجدّ دعصر اور مسیح ومہدی کیوں نہیں آیا؟ جب کہ ساری صدی ختم ہو چکی ہے اور تمام نشانیاں بھی پوری ہو گئیں ۔آنے والا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلٰوۃ والسلام کی صورت میں یقیناً آ چکا ہے ۔آج روئے زمین پر کوئی نہیں جو زندہ خدا سے کوئی تازہ اطلاع پا کر اس کی مخالفت کر رہا ہو۔مخالفین محض انسانی اور بشری سوچ سے کام لے رہے ہیں۔ہم فرمودۂ رسول سے ٹکرانے والی ان انسانی اور بشری آوازوں کو قبول نہیں کر سکتے۔حقیقت یہی ہے کہ وقت ہو چکا، نشانیاں پوری ہو گئیں ۔اور زمین وآسمان نے شہادت دے دی کہ آنے والا مجدّ دعصر،امام مہدی مسیح موعود اور قائم آلِ محمدؐ ظاہر ہو چکا جس نے کہا ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت

مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻

باب چہارم
ظہور امام مہدیؑ کا انتظار

تمام مذاہب کی رو سے آخری زمانہ میں ایک موعود کا ظہور مقدر تھا۔قرآن کریم،احادیثِ نبویہ،بزرگانِ امت اور دیگر علماء ومحدثین نیز مسلم اکابرین کے بیانات،غور وفکر،رؤیا وکشوف اور الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اصطلاح میں وہ موعودِ اقوامِ عالم،امام مہدی بن کے ظاہر ہونے تھے۔ان کے ظہور کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری یا انیسویں صدی عیسوی کا آخر اور چودھویں صدی ہجری یا بیسویں صدی عیسوی کا آغاز نیز عمر دنیا کے چھٹے ہزار کا آخری اور ساتویں ہزار کا ابتدائی حصہ مقرر تھا۔اس کی تمام علامتوں اور مشن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے عرب سے جانبِ مشرق ہندوستان میں ظاہر ہونا تھا۔

وہ عین وقت پر ملک ہندوستان کی بستی قادیان سے ظاہر ہوا جبکہ مسلم اور غیر مسلم اکابرین کو اس کے ظہور کا بشدّت انتظار تھا۔جو آہستہ آہستہ شدید تر ہوتا گیا۔بطور نمونہ کچھ حوالے درج ذیل ہیں:۔

مسلم اکابرین کا شدّت انتظار

(ا)۔اہل سنت واہل حدیث بزرگوں کے خیالات وبیانات:

ا۔۱۳۰۹ھ ہجری میں مولوی شکیل احمد صاحب سہسوانی نے کہا ؎

دین احمد کا زمانے سے مٹا جاتا ہے نام

قہر ہے اے میرے اللہ! یہ ہوتا کیا ہے

کس لئے مہدیؑ برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسٰی کے اترنے میں خدایا کیا ہے

عالم الغیب ہے، آئینہ ہے تجھ پر سب حال
کیا کہوں ملت اسلام کا نقشا کیا ہے

رات دن فتنوں کی بوچھاڑ ہے بارش کی طرح
گرنہ ہو تیری صیانت تو ٹھکانا کیا ہے

(الحق الصریح فی حیات المسیح صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ ۱۳۰۹ھ ہجری)

۲۔ ابوالخیر نواب نورالحسن خان صاحب نے ۱۳۰۱ھ ہجری میں لکھا:۔

''امام مہدیؑ کا ظہور تیرھویں صدی پر ہونا چاہیے تھا مگر یہ صدی پوری گزر گئی تو مہدیؑ نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گزر چکے ہیں، شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل وعدل ورحم وکرم فرمائے۔ چار چھ سال کے اندر مہدیؑ ظاہر ہو جائیں''۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۱)

۳۔ اخبار اہل حدیث ۲۶؍جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۱ پر لکھا گیا:۔

''خواجہ صاحب (حسن نظامی) نے لکھا ہے کہ ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی، میں نے ان کو امام مہدیؑ کا بڑی بیتابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسیؒ کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اسی ۱۳۳۰ء میں امام ممدوح ظاہر ہو جائیں گے''۔

۴۔ علّامہ اقبال نے کہا ؎

یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ! (ضرب کلیم)

۵۔نواب صدیق حسن خاں صاحب والئ بھوپال نے بہت سے علماء کی مدد اور بڑی محنت سے مسیح ومہدی اور آثار قیامت کے متعلق تحقیق کی ہے۔وہ بڑے پریقین ہوکر منتظر تھے کہ مسیح ومہدی جلد آئیں اور وہ جناب رسالت مآبؐ کا انہیں سلام پہنچائیں۔وہ لکھتے ہیں:۔

''ایں بندہ حرص تمام دارد کہ اگر زمانہ حضرت روح اللہ سلام اللہ علیہ را دریابم اوّل کسے کہ ابلاغ سلام نبویؐ کند من باشم''۔

(حجج الکرامہ صفحہ ۴۴۹ مطبوعہ ۱۲۹۱ ہجری)

کہ یہ بندہ بڑی خواہش رکھتا ہے کہ اگر زمانہ حضرت روح اللہ (عیسٰی) علیہ السلام کا پاؤں تو پہلا شخص جو انہیں جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچائے وہ مَیں ہوں۔

۶۔لاکھوں مریدوں کے مرشد۔لدھیانہ کے مشہور بزرگ حضرت صوفی احمد جانؒ حضرت مرزا صاحبؑ کے اعلان بیعت سے پہلے فوت ہو گئے۔وہ زمانہ موجود کو مسیح ومہدی کا زمانہ یقین کرتے تھے۔بلکہ اپنے علم وکشوف کی بناء پر سمجھتے تھے کہ حضرت مرزا صاحبؑ ہی مسیح و مہدی ہوں گے۔بارہا بیعت کی درخواست بھی کی۔ایک دفعہ قصیدہ لکھا اور عرض کی ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

(تاریخ احمدیت)

۷۔چودھری محمد حسین صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں:۔

یارب! ہمیں اتنی عمر دے کہ ہم اس رحمۃ للعالمین کے نائب کا زمانہ دیکھیں۔
یارب! ہم پر رحم فرما اور اُسے ابھی بھیج، اگر یہ وقت اس کے ظہور کا نہیں، تو اور کون سا ہوگا۔

بیا بیا کہ نسیم بہاری گزرد * بیا کہ گل زرخت شرمساری گزرد

بیا کہ فصلِ بہار است موسم شادی * مدار منتظرم روزگار می گزرد

(کاشف مغالطۂ قادیانی صفحہ ۳۵)

۸۔ جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی بانیٔ جماعت اسلامی نے عام لوگوں کا شدّت انتظار دیکھتے ہوئے کہا:۔

''اکثر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک کے تصور کمال کا مجسّمہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔ اگرچہ زبان سے ختمِ نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور کوئی اِجرائے نبوّت کا نام بھی لے تو اس کی زبان گدّی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں مگر اندر سے اُن کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں۔''

(ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۴۔۶)

۹۔ فخر ہند جناب مرزا رفیع سوداؔ متوفّی ۱۱۹۵ھ ہجری نے آرزو کی۔

سوداؔ کو آرزو ہے کہ جب تو کرے ظہور
اس کی یہ مشتِ خاک ہو تیری صفِ نعال

(کلیات سوداؔ صفحہ ۲۶۴ مطبع نولکشور لکھنؤ ۱۹۳۲ء)

۱۰۔ حضرت سید احمد بریلویؒ کے درباری شاعر جناب حکیم مومن خانؔ مومن متوفّی ۱۲۶۸ھ ہجری نے فرمایا۔

زمانہ مہدیؔ موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تُو کہیو سلام پاک حضرتؐ کا

۱۱۔ مشہور ملہم حضرت مولوی عبد اللہ غزنوی نے اپنی وفات سے کچھ دن پہلے اپنے کشف سے ایک پیشگوئی کی تھی کہ:۔

''ایک نور آسمان سے قادیانؑ کی طرف نازل ہوا۔مگر افسوس کہ میری اولاد اس سے محروم ہوگئی''۔

یہ روایت آپ کے ایک رفیق جناب حافظ محمد یوسف صاحب ضلع دار نہر نے کئی جگہ بیان کی۔ (ازالۂ اوہام صفحہ ۴۹۷،روحانی خزائن جلد ۳)

۱۲۔حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ آف چاچڑاں شریف کے سامنے ایک دفعہ حافظ گمّوں نامی ایک شخص نے حضرت مرزا صاحبؑ کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ کہنے کا آغاز کیا ہی تھا کہ آپؒ اس پر برس پڑے اور فرمایا:۔

''اوصافِ مہدی پوشیدہ و پنہاں ہستند۔آنچناں نیست کہ در دلہاء مردم نشستہ است۔چہ عجب کہ ہمیں مرزا صاحب قادیانی مہدیؑ باشد''۔

(ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

یعنی مہدیؑ کی صفات پوشیدہ و پنہاں ہیں وہ نہیں جو لوگوں کے دل میں بیٹھی ہوئی ہیں۔یہ کونسی تعجب کی بات ہے کہ مرزا صاحبؑ قادیانیؑ ہی مہدی ہوں۔

۱۳۔احناف کے مشہور و مستند عالم مولوی محمد رمضان شاہ صاحب نے ''آخری گت'' مطبوعہ مجتبائی ۱۲۷۸ھ ہجری میں لکھا ہے۔

کہے ہیں کہ اس سال رمضان میں
سورج چاند کی گہن دونوں سنیں
پہل تیرھویں چاند کا گہن ہو
ستائیسویں گہن سورج کا ہو

یعنی ظہور مہدی کی علامت کسوف وخسوف کی بناء پر امام مہدی علیہ السلام کا انتظار ہے۔

۱۴۔ پیشتر اس ماجرے کے اے ہمام

ہوگا جو اس سال میں ماہ صیام

اس میں ماہ مہر کا اے باوقوف

ہوگا واقع یک خسوف و یک کسوف

اور یوں آواز آوے گی وہاں

وقتِ بیعت آسماں سے ناگہاں

یعنی یہ مہدی خلیفہ حق کا ہے

پس سنو تم بات اس کی جو کہے

(آثار محشر صفحہ ۹ مطبوعہ ۱۸۶۹ء)

۱۵۔صاحبِ اقتراب الساعۃ نے ظہور امام مہدی علیہ السلام کی علامات کے بارے میں کہا ہے: ''اشاعۃ میں ہی ہے کہ

كُلُّهَا مَوْجُوْدَةٌ وَهِيَ فِيْ التَّزَايُدِ يَوْمًا فَيَوْمًا وَ قَدْ كَادَتْ اَنْ تَبْلُغَ الْغَايَةَ اَوْ قَدْ بَلَغَتْ۔

یہ بات تو ۱۰۷۶ھ ہجری میں کہی تھی۔اب ۱۳۰۱ھ ہجری میں رہی سہی نشانیاں بھی ظاہر ہوگئیں۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۵۴)

۱۶۔اخبار وطن کا ایک شعر مشہور ہے ؎

یا صاحب الزمان بظہورت شتاب کُن

عالم زدست رفت تو پادر رکاب کُن

۱۷۔ظہور مہدیؑ کی اہم علامات میں سے دجّال اور یاجوج و ماجوج کی آمد تھی جن کے ظہور پر امام مہدیؑ کا انتظار شدید تر ہوگیا۔مولانا ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار نے کہا ؎

الٰہی! ہستیٔ مسلم کا اب تو ہُما نگہباں ہے
فرنگی لشکرِ دجّال ہیں، یاجوج ہیں رُوسی!

(زمیندار ۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء زیر عنوان ''درد مایوسی'')

۱۸۔ خواجہ حسن نظامی بیان کرتے ہیں:۔

''امام آخرالزمان یعنی امام مہدی کا ظہور اُن کے (اہل مصر کے) عقیدہ میں بہت جلد ہونے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ دنیا کی تمام تاریکیوں کو دور کرنے والے ہیں''۔ (شیخ سنوسی اور ظہور آخرالزمان صفحہ ۷)

۱۹۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے اہل عرب اور اہل مصر کی امام مہدیؑ کے شدید انتظار میں کیفیت بیان کرنے کے علاوہ خود بھی لکھا:۔

''عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی اصل شان نمایاں کرنے کے لئے ظاہر ہوں''۔

(شیخ سنوسی اور ظہور مہدی آخرالزمان صفحہ ۷)

۲۰۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا:۔

''مقامِ عزیمت و دعوت اور احیاء تجدید امت کی نسبت جو کچھ بلا قصد زبان قلم پر آ گیا تو اگرچہ اس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہ تھا لیکن زیادہ تر یہ خیال باعث ہوا کہ شاید ان حالات و وقائع کا مطالعہ اصحابِ اصلاح و استعداد کے لئے کچھ سودمند علم و عمل ہو کسی کے قلب بصیرت و دائرہ اعتبار کو ان مجددین ملت اور مصلحین حق کے اتباع و تشبّہ کی توفیق ملے۔ شاید کوئی مردِ کار آمد صاحب عزم وقت کی پکار پر لبیک کہے اور زمانہ کی طلب و جستجو کا سراغ بنے۔ آج اگر کام ہے تو یہی کام ہے اور ڈھونڈ ہے تو صرف اس کی''۔ (تذکرہ ۲۶۴ طبع دوم۔ از کتابی دنیا۔ لاہور)

۲۱۔اخبار زمیندار میں ایک لمبی نظم ''ایک مصلح کی آمد'' کے عنوان سے شائع ہوئی تھی جس کے آخری شعر ہیں:۔

آنے والے آ، زمانے کی امامت کے لئے
مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے
اُٹھ دکھا گم گشتہ راہوں کو صراط مستقیم
اِک زمانے کو ہے میر کارواں کا انتظار

(زمیندار ۹ مارچ ۱۹۲۵ء)

۲۲۔جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:۔

''عقل چاہتی ہے اور فطرت مطالبہ کرتی ہے، دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا ''لیڈر'' پیدا ہو۔خواہ اِس دور میں پیدا ہو یا زمانہ کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو۔اس کا نام الامام المہدیؑ ہے،جس کے بارے میں پیشگوئیاں نبیؐ کے کلام میں موجود ہیں''۔(تجدید واحیاءِ دین صفحہ ۵۳۰)

۲۳۔امام الہند ابوالکلام آزادؔ اپنے زمانہ میں امام مہدی کے لئے شدیّد انتظار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''اگر ان میں سے کسی بزرگ کو چند لمحوں کے لئے قوم کی حالت زار پر بھی توجہ کبھی ہوتی تھی تو یہ کہہ کر خود اپنے اور اپنے معتقدین کے دلوں کو تسکین دے دیتے تھے کہ اب ہماری اور تمہاری کوششوں سے کیا ہو سکتا ہے؟ اب تو قیامت قریب ہے اور مسلمانوں کی تباہی لازمی۔سارے کاموں کو امام مہدیؑ کے نکلنے کی انتظار میں ملتوی کر دینا چاہیئے۔اس وقت ساری دنیا خود بخود مسلمانوں کے لئے خالی ہو جائے گی''۔(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۰)

۲۴۔مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی نے اپنی کتاب ''قادیانیت'' کے شروع حصے میں لکھا ہے کہ:-

''جب مرزا صاحب نے دعوٰی کیا اُس وقت عالمِ اسلام مسیح ومہدی کے انتظار میں تھا۔''

۲۵۔شرف الشعراء جناب صوفی صدیقی میرٹھی، امام مہدی علیہ السلام کے لئے سراپا انتظار ہوکر التجا کرتے ہیں۔

یا حبیب اللہ! سن لیجئے خدا کے واسطے
آئے ہیں ہم داستانِ غم سنانے کے لئے
حضرت عیسٰی نہ آئے اب تو پھر کیا آئیں گے
مذہب اسلام کا سکہ جمانے کے لئے
ظلم واستبداد کی یا شاہ! بس حد ہوچکی
اب تو رہبر کی ضرورت ہے زمانے کے لئے

(اخبار مدینہ ۹رمئی ۱۹۲۲ء)

شیعہ صاحبان کے بزرگوں اور علماء کے بیانات اور شدّتِ انتظار:

ا۔شیعہ رسالہ برھان بابت ماہ نومبر ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۳۷ پر مولوی نبی بخش نامی نے امام مہدی کو مخاطب ہوکر کہا۔

شب و روز ہے خلق کو انتظار
دکھا دیجئے جلوہ عیاں السلام
نہیں تاب ہے اب ہمیں صبر کی
یہ غَیبت ہے بارِ گراں السلام

ہماری دعا ہے یہ صبح و مسا

تمہارا ہو ظاہر نشاں السلام

۲۔مولوی سید محمد سبطین صاحب نے ۱۳۳۶ھ ہجری میں کہا:۔

بیا اے امام صداقت شعار — کہ بگزشت از حدِ غم انتظار

زروئے ہمایوں بیفگن حجاب — عیاں ساز رخسار چوں آفتاب

بروں آئید از منزلِ اختفا — نمایاں کُن آثارِ مہر و وفا

(غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۸۴ والصراط السّوی فی احوال المہدی صفحہ ۳۶۳)

۳۔جناب سید محمد عباس قمر زیدی الواسطی لکھتے ہیں:۔

''فطرت عالم مقتضی ہے اور عقل شہادت دیتی ہے اور احتیاجِ نوع انسانی بتاتی ہے کہ زمانے میں ......حجۃ اللہ کا وجود ضروری ہے خواہ بصورت نبی ہو یا بصورتِ امام........ دنیا ہرگز وجودِ امام سے خالی نہیں رہ سکتی۔اس لئے وجودِ امام سے انکار دراصل نبوت و قانون قدرت، صحیفۂ فطرت و آیاتِ الٰہی سے انکار کر دینے کے مترادف ہے جو بلا تفریق مذہب وملت کسی عقلمند کے لئے زیبا نہیں ہو سکتا۔یہی وجہ ہے کہ اس دور کے عقلمند جرمن بھی کہتے ہیں کہ اب اصلاح عالم کے لئے سپر مین ضروری ہے''۔

(آثار قیامت وظہور حجّت، مطبوعہ ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۷،۱۸)

۴۔الشیخ علی اصغر ابہروجروی کی کتاب میں آیۃ کریمہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

''ایں آیت شریفہ دلالت برظہور مہدی عجّل اللہ فرجہ بالاشارہ میکند ....و تا بحال کہ ہزار و دو بست و ہفتاد و پنجسال کہ از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

میگزرد دین او غالب بر ہمہ دینہا نشدہ است"۔

کہ خدا مہدیؑ کو جلدی بھیجے، یہ آیت اس کے ظہور پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ ابھی تک کہ ہجرت نبویؐ پر ۱۲۷۵ سال گزر گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سب دینوں پر غالب نہیں آیا۔ پھر دوسرے ادیان کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

"پس باید خداوند بزرگی از اہلِ اسلام و آلِ محمدؐ برانگیزند تا آنکہ دینہا را بیک دین محمدؐیہ برگرداند وسائر ادیان را از میاں برادر...... والّا یا باید کذب لازم بیاید بر خداو قول بایں کفر است"۔

یعنی چاہیے کہ خدا اہل اسلام اور آلِ محمدؐ سے کسی بزرگ انسان کو کھڑا کر دے تا کہ سب دینوں کو یکجا کر کے دینِ محمدیؐ پر لے آئے۔ اور تمام دینوں کو درمیان سے اُٹھائے ورنہ خدا پر جھوٹ لازم آتا ہے اور ایسا کہنا کفر ہے"۔ (نور الانوار صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰)

۵۔ شیعہ صاحبان دعا کرتے ہیں:۔

"عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَ أَمْكِنْهُ مِنْ اَعْدَآئِكَ وَ اَعْدَآءِ رُسُلِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ"۔

(غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ از علّامہ علی حائری)

یعنی اے خدا! مہدیؑ کو جلد ظاہر فرما اور اسے اپنے اور اپنے رسولوں کے دشمنوں پر قدرت بخش۔

۶۔ جناب عامر بن عامر بصری کہتے ہیں:۔

اِمَامَ الْهُدٰى مَتٰى اَنْتَ غَائِبٌ
فَمُنَّ عَلَيْنَا يَا اَبَانَا بِاَوْبَةٍ

(الصراط السوی حصہ اول صفحہ ۳۶۷)

کہ اے امام ہدایت (امام مہدیؑ) تو کب تک غائب رہے گا ہم پر اپنے ظہور سے احسان فرما۔

۷۔ایک بزرگ امام شافعی حموینی جناب رضا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے تاسّف سے فرمایا:۔

سَیِّدِیْ غَیْبَتُكَ لَفَتْ رِقَادِیْ

(الصراط السوی حصہ اول صفحہ ۵۳۴)

کہ اے میرے سردار! تیری غَیبت نے میری نیند کھودی ہے اور دل کا چین چھین لیا ہے۔

۸۔میر سید عبد الحی صاحب الہٰ آباد ۱۳۰۱ھ ہجری کی مطبوعہ کتاب ''حدیث الغاشیہ'' صفحہ ۳۴۹ پر لکھتے ہیں:۔

''زلزلے، خوف اور سخت فتنے علاماتِ ظہور مہدی ہیں''۔

پھر لکھا:

''اسی طرح اس سال اخیر صدی سیزدہم و آغاز سال چہاردہم ہجری میں بہت زلزلے آئے۔ بلادِ مختلفہ میں ظاہر ہوئے آیاتِ ارضی وسماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے۔ یہ سب آفات و آیات و زلازل علامت قربِ قیامت ہیں''۔(حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۱۸)

۹۔علّامہ علی اصغر ابروجروی نے علامات ظہورِ مہدیؑ کے متعلق لکھا:۔

''تمام بکمال پوری ہوچکیں''۔(نورالانوار صفحہ ۳۹)

۱۰۔۱۹۲۰ء میں ایک اشتہار بعنوان ''مژدہ۔ذکر احوال ظہور حضرت صاحب الامر'' شائع ہوا جو ماہنامہ تشحیذ الاذہان جولائی ۱۹۲۱ء صفحہ ۱۷ پر نقل کیا گیا تھا۔اس میں لکھا ہے:۔

''امسال ۱۳۳۹ھ ہجری دہم ماہ محرم کو جمعہ تھا..... عجب نہیں کہ اسی رجب میں یا آئندہ آسمان سے وہ صدائیں آئیں جن کا منشاء یہ ہوگا کہ خلیفۃ اللہ مہدیؑ ابن حسن ہیں تم کس چیز میں جھگڑتے ہو''۔

(امام مہدی کا ظہور از محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری صفحہ ۴۰۴)

۱۱۔الصراط السوی فی احوال المہدی مطبوعہ ۱۳۳۶ھ ہجری میں شیخ عطارؒ کی طرف منسوب دو شعر شائع ہوئے۔

صد ہزاراں اولیاء روئے زمیں
از خدا خواہند مہدی رایقیں
یا الٰہی! مہدیم از غیب آر
تا جہاں عدل گردو آشکار

(صفحہ ۳۶۸)

یعنی روئے زمین کے لاکھوں اولیاء خدا سے امام مہدیؑ کا آنا چاہتے ہیں۔ یا الٰہی! میرے مہدی کو غیب سے جلد ظاہر کرتا دنیا میں عدل وانصاف قائم ہو۔

۱۲۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم علیہ السلام نے پہلی بار جب اس مقام پر نظر ڈالی جو قائم آلِ محمدؐ (امام مہدیؑ) کو عطا ہونے والا تھا تو عرض کی کہ اے الٰہی! مجھے قائم آلِ محمدؐ قرار دے۔ جواب ملا قائم کا وجود احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مقدر ہے۔ (ترجمہ از کتاب المہدی صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ تہران ۱۹۶۶ء۔ مؤلفہ السید صدرالدین صدر)

۱۳۔شیعہ رسالہ ''معارفِ اسلام'' لاہور بابت نومبر ۱۹۶۸ء ''صاحب الزمان نمبر'' کے ٹائیٹل پیج پر ''خطاب بہ حضرت صاحب الزمانؑ'' کے زیر عنوان حکیم مشرق اقبالؒ کے فارسی اشعار درج ہیں۔

اے سوار اشہب دوراں بیا — اے فروغ دیدۂ اِمکاں بیا
شورشِ اقوام را خاموش کن — نغمۂ خود را بہشتِ گوش کُن

باز در عالم بیار ایّام صلح جنگجو ہاں رابدہ پیغامِ صلح

۱۴۔محترمہ ڈاکٹر سیدہ اشرف بخاری صاحبہ ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔نے ''حقیقتِ منتظر'' پر نہایت محنت سے تحقیقی مقالہ سپردِ قلم کیا ہے۔درجنوں کتب کے حوالے دے کر آپ لکھتی ہیں:۔

''زمانہ منتظر ہے کہ کب پردۂ غیب سے ظہور فرمائیں.....ایسے انسان کا انتظار ہے جو اُممِ سابقہ کے اُولوالعزم پیغمبروں کا جانشین ہو..... آفتابِ امامت..... مصلحِ عالم، صہبائے محبت ایک ایسی حقیقتِ منتظر ہے، اقبال بھی جس کے لئے آرزومند تھے''۔(معارفِ اسلام۔صاحب الزمان نمبر صفحہ ۴۴)

۱۵۔حضرت امام مہدی آخرالزمان۔''عجّل اللہ تعالیٰ فرجہٗ'' کے حضور سید پاکنہاد آقائی الف شاہؒ اعلی اللہ مقامہٗ'' کا ہدیۂ عقیدت وانتظار۔

اے مبشر در کتاب آسمانی السّلام
اے زنور اوّلین والے امامِ آخریں
اے کہ بینی ملّتِ اسلام در بے چارگی
بے ہمہ چیزے جہاں جز طاعتِ مغرب زمیں
مژدہ وصل تو بعد از انتظار قرنہا
حکم ابرِ رحمتے دارد بر تشنہ زمیں
چہرہ بکشاتا بر یزد چشمِ من لعل و گہر
درنثار مقدمت اے سرور دنیا و دیں
(معارفِ اسلام۔صاحب الزمانؑ نمبر صفحہ ۲۹)

۱۶۔حضرت شمس تبریزؒ کے خطاب بہ مہدیٔ آخرالزمان پر مشتمل فارسی کلام منتخب از کلیاتِ

شمس تبریز صفحہ ۹۰۶ طبع ۱۳۳۵ھ ہجری، اپریل ۱۹۱۷ء در نولکشور ؎

بہ عصا شگاف دریا کہ تو موسیٰ کلیمی
بہ در آں قبائے مہ راکہ تو نُور مُصطفائی

زغلافِ تن بروں آکہ تو تیغِ آبداری
زکمین گاہ بروں آکہ تو نقد بس ردائی

بشکن سبوئے خوباں کہ تو یوسفِ زمانی
چو مسیح ؑ دم رواں کن کہ تو ہم ازاں ہوائی

(معارف اسلام۔صاحب الزمان ؑ نمبر صفحہ ۳۰)

۱۷۔"صاحب ؑ العصر" کے عنوان سے قاضی وصیت علی کا کلام ؎

صاحب العصر عیاں ہو تو مزہ آجائے
بُت کدوں میں بھی اذاں ہو تو مزہ آجائے

وصف ہے اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ میں اُس کا آیا
اس سے پُر نور جہاں ہو تو مزہ آجائے

جلوہ افروز ہو کرسی پہ امام عالمؑ
رؤیتِ حق کا گماں ہو تو مزہ آجائے

(معارفِ اسلام۔صاحب الزمان ؑ نمبر صفحہ ۳۱)

۱۸۔"بتقریب ظہور حضرت صاحب العصر والزمان علیہ السلام" رباعیات اثر ترابی سے نمونہ:

(۱)

طُور پر موسیٰؑ نہ لائے جس کی تاب
وہ تجلّی آج ہوگی بے حجاب

آ گئے عیسیٰ بھی شوق دید میں
حضرت حجتؑ! اُلٹ دیجے نقاب

(۲)

حضورؑ! دید کی حسرت بھی اک قیامت ہے
یہ واردات محبت بھی اِک قیامت ہے
ظہور حشر بداماں ہے آپؑ کا یہ بجا
جناب! آپؑ کی غَیبت بھی اک قیامت ہے،

(معارف اسلامؔ۔صاحب الزمان نمبر صفحہ ۳۲)

۱۹۔محترمہ ڈاکٹر سید اشرف بخاری صاحبہ ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔کا مقالہ ''حقیقت منتظر'' کامل آٹھ صفحات پر مشتمل ہے جو ہر لحاظ سے امام مہدیؑ کے لئے مجسّم انتظار ہے''۔(دیکھیں معارفؔ اسلام۔صاحب الزمانؑ نمبر صفحہ ۳۷ تا ۴۴)

۲۰۔فدائے اہلِ بیت جناب اثر فداؔ بخاری کا ''آیئے'' کے زیرِعنوان نہایت قیمتی کلام ؎

اے جانشینِ احمد مختار آیئے
اے ورثہ دارِ حیدرِ کرّار آیئے
دینِ خدا کے قافلہ سالار آیئے
دین نبیؐ کے مُونس وغم خوار آیئے
چوتھے فلک پہ حضرت عیسیٰؑ ہیں منتظر
لے کر جلو میں عرش کے انوار آیئے
پھر یورشیں ہیں ہم پہ یہود و ہنود کی
پھر در پئے ستم ہیں یہ کفّار آیئے

گھیرا ہوا ہے قوم کو فسق و فجور نے

مٹنے کو اب ہیں دین کے آثار آیئے

اب حد سے بڑھ گئی ہیں مظالم کی سختیاں

جتنا بھی جلد ہو سکے سرکار آیئے

اب انتظار کرتے ہوئے تھک گئے ہیں ہم

ڈھلنے لگا ہے سایۂ دیوار آیئے

اب آبھی جایئے گا مرے منتظر امام

مدّت سے منتظر ہیں عزادار آیئے

ارمان دید شوق زیارت لئے ہوئے

بیٹھے ہوئے ہیں طالب دیدار آیئے

(معارفؔ اسلام۔صاحب الزمانؑ نمبر صفحہ ۳۶)

۲۱۔''خطاب بہ پروردگار'' کے عنوان سے سید اختر علی شاہ باقریؔ کی رُباعی ۔

اب زمانے نے یہ اندھیر مچا رکھا ہے

کفر و اِلحاد کو اِیمان بنا رکھا ہے

دیکھ! اپنی تجھے توحید بچانی ہے اگر

بھیج اُس کو جسے پردہ میں چھپا رکھا ہے

(معارفؔ اسلام۔صاحب الزمانؑ نمبر صفحہ ۶۸)

غیر مسلم اکابرین کے بیانات اور شدّت انتظار

امام مہدی علیہ السلام دراصل موعود اقوام عالم ہیں۔اسی لئے مسلمانوں کی طرح دوسری اقوام کو بھی اپنے اپنے مقدس نبی کے نام پر اس کا شدید انتظار رہا۔

ا۔ہندوؤں کے مشہور اخبار تیج دہلی نے ۱۸/اگست ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں ''بھگوان کرشن آؤ'' اور ''ہندوستان کو سری کرشن کی بڑی ضرورت ہے'' کے عنوان سے لکھا۔

''بھگوان کرشن کے جنم کی مہابھارت کے زمانہ سے بھی زیادہ ضرورت ہے...... گزشتہ ایک ہزار برس سے جو ہندوستان میں آفتیں نازل ہوئی ہیں ان کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔لیکن بیسویں صدی میں سوشیل زوال اور پولٹیکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گیا ہے۔اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔اس لئے بھگوان کرشن آؤ، جنم لو، دنیا سے ناپاکی دور کرو، دھرم پھیلاؤ''۔

(منقول از الامان دہلی ۲۳ اگست ۱۹۳۰ء)

۲۔اخبار ہندو ۱۷/اپریل ۱۹۳۰ء میں ایک نظم شائع ہوئی

اب وقتِ مسیحائی ہے گوکل کے گوالے
بیمار ترے نزع میں لیتے ہیں سنبھالے
وعدہ پہ ترے زندہ ہیں اب تک ترے شیدائی
کیا دیر ہے آغوشِ محبت میں بٹھالے

۳۔مشہور عیسائی مسٹر جے۔ایچ میور لکھتے ہیں۔

''ہمیں سچے نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ہاں ایسے نجات دہندہ کی جو ہمیں ان

بیڑیوں سے آزاد کردے کہ جس میں ہم بچپن سے ہی جکڑے جاتے ہیں''۔

(کتاب علم الاخلاق اور تعلیم صفحہ ۹)

۴۔عیسائی حضرات تو انتظار کرتے کرتے ہی تھک گئے ہیں حتّٰی کہ اب وہ ''مسیح کی آمد ثانی'' کے معنے کرنے لگ گئے ہیں کہ مراد اس سے کلیسا کا احیاءِ نَو ہے۔وغیرہ۔انتظار کرتے کرتے عیسائی محققین نے بہت اندازے لگائے اور بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔چند ایک حوالے اس مضمون کے حسبِ ذیل ہیں۔

(ا)۔ایک کتاب عیسائی سکالرز کے بورڈ نے گہرے غور و فکر کے بعد تصنیف کی اور اپنے اندازے بیان کرتے ہوئے شدّتِ انتظار کا اظہار کیا۔''ملینل دان'' مطبوعہ ۱۸۸۴ء لندن۔

۲۔THE APPOINTED TIME مطبوعہ لندن صفحہ ۱۸۹۶ء

۳۔ہز گلوریس اپییئرنگ، مطبوعہ لندن۔

۴۔کرائسٹس سیکنڈ کمنگ، مطبوعہ لندن صفحہ ۱۵۔

۵۔''دی کمنگ آف دی لارڈ''، مطبوعہ لندن صفحہ ا۔

۶۔اخبار ''فری تھنکر'' لندن، ۷ ارکتوبر ۱۹۰۰ء۔

(ان کے حوالے تحفۂ گولڑویہ میں بھی دئے گئے ہیں)

۵۔ایک عیسائی اسکالر نے لکھا۔

''ہمیں معلم بھی چاہیے اور پیغمبر بھی....غالباً ہمیں ایک مسیح کی ضرورت ہے''۔

۶۔ایک ہندو شاعر جناب تصور ڈراماٹسٹ لدھیانوی کی پکار ؎

خواہش ہے تیری دید کی ہر جاں نثار کو
روز ہے تلاش تیری دِل بےقرار کو

بس انتظار اب نہ اے موہن دکھایئے
تیرا ہی واسطہ تجھے دیتا ہوں آیئے
ہیں غم رسیدہ سینے سے اپنے لگایئے
بگڑی ہوئی ہماری ہےحالت بنایئے
مدت ہوئی ہے دیدہ و دل وا کئے ہوئے
اور اک فقط تمہاری تمنّا لئے ہوئے

(پرتاپ کرشن نمبر ۲۰/اگست ۱۹۲۷ء صفحہ ۴)

۷۔آخری زمانے کے موعود(امام مہدیؑ) کے بارے میں سب قوموں کو انتظار تھا۔چنانچہ ہندو صاحبان نے بھی تسلیم وانتظار کیا۔

نہہ کلنک اوتار آ،آ اے امام دو جہاں
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور
تُو مسلمانوں کا مہدیؑ ،تو نصارٰی کا مسیحؑ
تو شہ سکّان پستی،تو شہنشاہ طیور

(از پریتم ضیائی،اخبار ویر بھارت۔لاہور۔کرشن نمبر اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۶)

۸۔’’بھگوان اپنے اناتھ(لاوارث) بچوں کی پکار سن کر آیئے۔
جنم اشٹمی آگئی،اورتم نہ آئے۔‘‘

(سدرشن چکر کا کرشن نمبر۔۲۹/اگست ۱۹۲۸ء۔صفحہ ۲۵)

۹۔’’آجکل کا زمانہ نیچ حیوانی زندگی کا نمونہ ہے..........اور جگ لوگوں کی ایسی خوفناک حالت سے مکتی کے لئے ایک اوتار کے آنے کی آرزُو کر رہا ہے‘‘۔

(اخبار انڈین کلکتہ ۱۴/اکتوبر ۱۹۰۰ء)

۱۰۔جناب لالہ رام رکھامل صاحب برق نے کہا ؎

ڈھونڈتے ہیں ہند کے دن رات تجھ کو مردوزن
پھر ترستے ہیں ترے دیدار کو اہل وطن
پھر مئے عرفاں پلا دے ساقئ بزم کہن
خونِ دل سے سینچ دیں تا بادہ کش اُجڑا چمن
برقؔ دل میں ہندوؤں کے پھر لگا ایسی لگن

(پرتاپؔ کا کرشن نمبر ۱۱/اگست ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۲)

* * * * * *

باب پنجم

امام مہدیؑ علیہ السلام کے چند اعلانات وارشاداتؑ ،

اقوامِ عالم کو امام آخرالزمان کا چودھویں صدی ہجری کے سر پر شدید انتظار تھا۔سارے مذاہب اور فرقوں کی پیشگوئیاں یہی وقت بتلا رہی تھیں۔ مذاہبِ عالم کی شدید ترین باہمی جنگ ہندوستان میں زوروں پر تھی۔موعود آخرالزمان کی ساری نشانیاں ظاہر ہوگئیں۔اندریں حالات امام مہدی علیہ السلام کا ہندوستان میں ظہور فرما ہونا آسمانی تقدیر تھا۔چنانچہ عین وقت پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باذنِ الٰہی ،منجانب اللہ ہونے کا دعوٰی کیا۔آپؑ نے فرمایا۔

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا توکوئی اَور ہی آیا ہوتا

ابنِ مریم ہوں مگر اُترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدیؑ ہوں مگر بےتیغ اور بےکارزار

* ’’یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکا تھا‘‘۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹ نشان ۱۱)

* خطبۂ الہامیہ میں فرمایا۔

"یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمُحَمَّدِیُّ وَ اَحْمَدُ الْمَھْدِیُّ"۔
کہ اے لوگو! میں ہی مسیح محمدیؐ ہوں اور مَیں ہی احمد مہدی ہوں۔

* "یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت اِن تمام دلائل پر غور کرے گا تو اس پر روزِ روشن کی طرح کھل جائے گا کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ انصاف سے دیکھو کہ میرے دعوٰی کے وقت کس قدر میری سچائی پر گواہ جمع ہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۲)

* "بہت سے اہلِ کشف مسلمانوں میں سے جن کا شمار ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوگا اپنے مکاشفات کے ذریعے سے اور نیز خدا تعالیٰ کی کلام کے استنباط سے بالاتفاق یہ کہہ گئے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سر سے ہرگز ہرگز تجاوز نہ کرے گا اور ممکن نہیں کہ ایک گروہ کثیر اہلِ کشف کا کہ جو تمام اوّلین و آخرین کا مجمع ہے وہ سب جھوٹے ہوں اور اُن کے تمام استنباط بھی جھوٹے ہوں۔ اِس لئے اگر مسلمان اس وقت مجھے قبول نہ کریں جو قرآن اور حدیث اور پہلی کتب کی رُو سے اور تمام اہل کشف کی شہادت کی رُو سے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا ہوں تو آئندہ ان کی ایمانی حالت کے لئے سخت اندیشہ ہے۔ کیونکہ میرے اِنکار سے اب اُن کا یہ عقیدہ ہو جانا چاہئے کہ جس قدر قرآن شریف سے مسیح موعود کے لئے علماء کبار نے استنباط کئے تھے وہ سب جھوٹے تھے۔ اور جس قدر اہلِ کشف نے زمانۂ مسیح موعود کے لئے خبریں دی تھیں وہ خبریں سب جھوٹی تھیں اور جس قدر آسمانی اور زمینی نشان حدیث کے مطابق ظہور میں آئے جیسے رمضان میں عین تاریخوں کے مطابق خسوف وکسوف کا ہو جانا۔ زمین پر ریل کی سواری کا جاری ہونا اور ذوالسنین ستارہ کا نکلنا اور آفتاب کا تاریک ہو جانا، یہ سب نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ ایسے خیال کا نتیجہ

آخر یہ ہوگا کہ اس پیشگوئی کو ہی ایک جھوٹی پیشگوئی قرار دیں گے۔ اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دروغ گو سمجھ لیں گے"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۴۔۱۳۵)

ظہورِ مسیح ومہدی سے اِنکار

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مصداق اور آپؐ کے روحانی فرزندِ جلیل، مجدّدِ عصر حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا قرآن وحدیث اور بزرگانِ اُمت کے بیانات اور رؤیا وکشوف کے مطابق مَیں عین وقت پر خدا کی طرف سے آیا ہوں:۔

"اس لئے اگر مسلمان اس وقت مجھے قبول نہ کریں....... تو آئندہ ان کی ایمانی حالت کے لئے سخت اندیشہ ہے کیونکہ میرے انکار سے........ نتیجہ آخر یہ ہوگا کہ اس پیشگوئی کو ہی ایک جھوٹی پیشگوئی قرار دے دیں گے"۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۵)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بروقت تنبیہہ بالکل درست ثابت ہوئی چنانچہ آج بزعم خویش بڑے بڑے روشن خیال، علوم جدیدہ سے آراستہ اور علم وفضل میں بلند مقام پر فائز فی الواقع اس پیشگوئی (ظہور مسیح ومہدی) کو جھوٹا قرار دے رہے ہیں۔ ان کے دو اہم طبقے ہیں:

۱۔ یک طبقے کے بڑے ترجمان طلوع اسلام کے مدیر جناب غلام احمد صاحب پرویز ہیں جو کھلے بندوں کسی آنے والے کے خیال کو مہلک۔ ختم نبوت کے منافی اور جاہلانہ تصور بیان کرتے ہیں۔ یہ بڑے صاف لفظوں میں مسیح یا مہدیؔ کے آنے کی تردید کرتے ہیں۔

۲۔ دوسرا طبقہ جو واضح انکار کی بجائے ایک نئی تاویل کرنے لگا ہے۔ اُن کے نزدیک ضروری

نہیں کہ ایسا کوئی شخص آئے جو امام مہدی ہونے کا دعوٰی کرے۔ نہ یہ ضروری ہے کہ لوگوں کو اس کے مہدیؑ ہونے کا علم ہو۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ اسے خود بھی معلوم نہ ہو کہ مہدیؑ ہے۔ اور وہ بغیر کسی دعوٰی کے اپنے خدا کے حضور پہنچ جائے۔ البتہ اس کی وفات کے بعد اس کے کاموں اور کارناموں کو دیکھ کر لوگ سمجھ جائیں گے کہ وہی مہدیؑ تھا۔ اس طبقہ وخیال کے بڑے ترجمان بانئ جماعتِ اسلامی جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی ہیں۔

پرویز صاحب کے صریح مخالفانہ اور مسیح و مہدی کی آمد کے قطعی منافی خیالات و بیانات طلوعِ اسلام کی جلدوں کے علاوہ اُن کی تصنیفات خصوصًا ''شاہکار رسالت'' اور ''تحریک احمدیت۔ ختمِ نبوت'' میں مذکور ہیں۔ اور جناب مودودی صاحب کے خیالات ان کی کتاب ''تجدید واحیاءِ دین'' سے واضح ہیں۔ اُن کے خیالات سے ایسا گمان ہوتا ہے کہ وہ خود مقام مہدی پر فائز ہیں لیکن اس کا اعلان ضروری نہیں سمجھتے۔ البتہ اُن کی وفات کے بعد لوگ خود ہی سمجھ جائیں گے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

''نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدیؑ ہونے کا اعلان کرے گا۔ بلکہ شاید اُسے خود بھی اپنے مہدی ہونے کی خبر نہ ہو اور اس کی موت کے بعد اس کے کارناموں سے دنیا کو معلوم ہوگا کہ یہی تھا خلافت کو منہاجِ النبوۃ پر قائم کرنے والا جس کی آمد کا مثر دہ سنایا گیا تھا''۔ (تجدید واحیاء دین صفحہ ۳۳)

اِنکار کا سبب

ظہور امام مہدیؑ سے بالواسطہ اور بلاواسطہ انکار دونوں باطل نظریے ہیں۔ کیونکہ ظہور مہدیؑ پر امت محمدیہؐ کا ہمیشہ اتفاق رہا ہے۔ اس انکار کا اصل سبب مایوسی ہے۔ کیونکہ ساری علامتیں پوری ہو جانے اور موعود وقت گزرنے کے باوجود اگر مہدی نہیں آئے تو پھر

کب آئیں گے؟ اندریں حالات لوگوں کو ''مطمئن'' یا خاموش کرنے کے دو ہی طریق ممکن تھے جن میں سے ایک پرویزؔ صاحب نے اختیار کرلیا۔ اور دوسرا جناب مودودی صاحب نے۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

متّفقہ عقیدہ

جہاں تک امت محمدؐیہ کے مختلف فرقوں اور بزرگوں کا تعلق ہے۔آخری زمانہ میں مسیحؑ ومہدیؑ کی شکل میں ایک موعود کی آمد پر جزوی اختلافات کے باوجود ہمیشہ اتّفاق رہا ہے۔

ا۔شیعہ رسالہ معارفؔ اسلام لاہور کا نومبر ۱۹۶۸ء بمطابق شعبان ۱۳۸۸ھ میں صاحب الزمان نمبر شائع ہوا۔اس میں ''حقیقتِ منتظر'' کے موضوع پر تحقیقی مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ ''قرآن مجید سے پہلی کتابیں بھی ایک مدبر عالم، مصلح کائنات کی منتظر ہیں''۔نیز علماء اسلام نے بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح آسمان سے آئیں گے اور جناب مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے ..... تقریباً دو ہزار احادیث و اخبار آپؑ کے بارے میں ملتی ہیں جنہیں بہت سے ائمّہ حدیث نے نقل کیا ہے۔ ترمذیؔ۔ابوداؤدؔ۔ابن ماجہؔ۔حاکمؔ۔طبرانیؔ۔ابوالعلیٰؔ الموصلی۔وغیرہ۔یہ شیعہ سنی احادیث حضرت علیؓ۔حضرت ابن عباسؓ۔ابن عمرؓ۔ابن مسعودؓ۔حذیفہؔ یمانیؓ۔ام سلمہؓ۔ام حبیبہؓ۔ثوبانؓ۔قرۃؔ ابن آیاس۔علی الہلالی۔عبداللہؔ بن الحارث۔ ابو ہریرہؓ۔ انسؓ۔ابوسعید خدریؓ سے مروی ہیں۔شیخ مفید نے کتاب الغیبہ۔شیخ صدوق نے کمالؔ الدین وتمام النعمۃ۔شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف کنجی شافعی نے البیانؔ فی اخبار صاحب الزمانؑ لکھا۔ان کے بعد اس موضوع پر اکثر اہل قلم نے تحقیق کی اور تصنیفات وتالیفات کا سلسلہ جاری ہے''۔(صفحہ ۴۱۔۴۲)

۲۔نواب ابوالخیر نورالحسن خاں صاحب نزولِ مسیحؑ کے عقیدہ کو اُمت کا مسلّمہ عقیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''نزول مسیح علیہ السلام میں تو بال برابر کا بھی فرق نہیں ہے ۔عیسائی بھی ان کے آنے کے قائل ہیں منتظر.... ابن مریم تو سب کے نزدیک ضرور ہی آئیں گے''۔

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸، مطبوعہ ۱۳۰۱ہجری)

۳۔سید سلیمان ندوی صاحب لکھتے ہیں:۔

''مجھے جہاں تک علم ہے نزول مسیح کا انکار کسی نے نہیں کیا۔معتزلہ کی کتابیں نہیں ملتیں جو حال معلوم ہو۔البتہ ابن حزم وفات کے قائل تھے ساتھ ہی نزول کے بھی''۔(اقبال نامہ یعنی مجموعہ مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ ۱۹۶ حاشیہ مطبوعہ لاہور)

۴۔جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب خود بھی لکھ چکے ہیں:

''مسیح علیہ السلام کا نزول ثانی مسلمانوں کے درمیان ایک متفق علیہ مسئلہ ہے اور اس کی بنیاد قرآن وحدیث واجماع امت پر ہے..... حدیث سے یہ قطعی طور پر ثابت ہے اسی طرح مفسرین، محدثین کا بھی اجماع ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کی خبر صحیح ہے''۔ (''قادیانی مسئلہ اور اس کے سیاسی ، دینی، تمدنی پہلو'' صفحہ ۳۳، ۳۶ مطبوعہ ۱۹۶۳ء لاہور)

۵۔جناب عباد اللہ اختر صاحب ''مشاہیر اسلام'' میں لکھتے ہیں:۔

''بعض علماء اسلام نے ان احادیث کو ضعیف بہ لحاظ روایت اور موضوع بہ لحاظ درایت قرار دے کر مسیح ومہدی کی آمد ثانی کا انکار کر دیا....... لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثریت کا عقیدہ دوبارہ آمد ثانی بدستور ہے۔مسیحی دنیا کو تو مسیح کی آمد ثانی کا انتظار ہے اور رہے گا...... اور اس میں تو کلام نہیں کہ مسلمان بھی مسیح ومہدی

کے منتظر ہیں''۔(مشاہیر اسلام جلد اول صفحہ ۱۸، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور)

۶۔''شرح عقائد نسفی''اہل سنت کی معتبر کتاب عقائد کے بارے میں ہے۔

اس میں تفصیل سے ظہور مہدی کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں:۔ ''قَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَحَادِیْثُ فِیْ خُرُوْجِ الْمَھْدِیِّ''۔

کہ امام مہدیؑ کے ظہور کے بارے میں متواتر احادیث آئی ہیں۔ (نبراس، شرح عقائد نسفی صفحہ ۵۲۴)

۷۔علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ میں عقیدہ ظہور مہدیؑ و نزولِ مسیحؑ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اِعْلَمْ اَنَّ الْمَشْھُوْرَ بَیْنَ الْکَافَّةِ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ عَلٰی مَمَرِّ الْاَعْصَارِ اَنَّهٗ لَا بُدَّ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ ظُهُوْرِ رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ وَ یُظْھِرُ الْعَدْلَ......وَ یُسَمّٰی بِالْمَھْدِیِّ۔

یعنی یاد رہے کہ باوجود ایک لمبا عرصہ گزرنے کے پھر بھی یہ عقیدہ مسلمانوں میں مشہور رہا ہے کہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیعت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو دین کی تائید کرے گا اور عدل کو قائم کرے گا اور اس کو مہدیؑ کہا جائے گا۔(تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۲۶۰۔الفصل الثالث)

الغرض قرآن کریم۔تعامل امتؐ۔احادیثؐ۔اقوال مفسرین و محدثین اور بزرگان ملت اس پر شاہد ناطق ہیں کہ مسیحؑ کی آمد ثانی اور ظہور امام مہدیؑ کا عقیدہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے جو نہایت مستحکم بنیادوں پر مبنی ہے۔اس لئے آج بھی ایک سچے مسلمان پر لازم ہے کہ وقت اور نشانیوں پر غور کر کے امام مہدیؑ کو پہچانے اور اس کو جناب رسالت مآب محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا سَلَام پہنچائے۔ ع

''گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں''

امام مہدی کون اور کہاں ہے؟

عالم اسلام کے متفقہ عقیدہ کے مطابق ضروری تھا کہ بروقت نشانیاں پوری ہونے پر موعودؑ امام مہدیؑ ظاہر ہو جاتے ۔ چنانچہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں ۔ آپ ہیں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ آپؑ ۱۲۵۰ھ ہجری میں بمقام قادیان ضلع گورداسپور پیدا ہوئے ۔ ۱۲۶۸ھ ہجری میں جوان ہوئے ۔ ۱۲۹۰ھ ہجری میں بعمر چالیس سال وحی والہام سے مشرف ہوئے ۔ چودھویں صدی ہجری کے آغاز پر امام مہدیؑ اور مسیح موعود ہونے کا بموجب حکم الٰہی دعویٰ فرمایا ۔ ۱۳۱۱ھ ہجری کے رمضان (۱۸۹۴ء) میں چاند و سورج گرہن کے عظیم آسمانی نشان نے آپؑ کی تصدیق کی ۔ آپؑ دہریوںؑ ۔ ہندوؤںؑ ۔ عیسائیوںؑ اور دیگر اقوام کے حملوں سے اسلام کے دفاع میں آسمانی تائید و نصرت سے فتح نصیب جرنیل کی طرح کامیاب و کامران ہوئے ۔ آپؑ کی تائید میں ہزاروں ہزار آفاقی و انفسی نشانات ظاہر ہوئے ۔ آپؑ نے دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا ایک مستقل اور مضبوط نظام قائم فرمایا ۔ مئی ۱۹۰۸ء سے آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کی جماعت ایک مضبوط نظام خلافت میں منسلک ہو کر اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کر رہی ہے ۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد ۱۹۸۲ء سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چوتھے خلیفہ کی حیثیت سے آپؑ کے مشن کی تکمیل کے لئے شاہراہِ غلبہ اسلام پر آپؑ کی جماعت کی راہنمائی فرما رہے ہیں ۔ آج دنیا بھر میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے ۳۵۵ مشن قائم ہیں ۔ ۲۰ زبانوں میں

قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ۲۹۷ مساجد، ۱۷۱ مدارس اور ۲۵ ہسپتال قائم ہیں۔ مختلف زبانوں میں بیرون ہندو پاکستان ۳۵ رسائل واخبارات شائع ہوتے ہیں۔ان تمام مساعی کامرکز ربوہ (پاکستان) ہے۔*

مبارک وہ جنہیں غور وفکر اور خدا کے حضور دعاؤں کے نتیجہ میں صادق ومصدوق رسالت مآب محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہزاروں اولیاء وبزرگان امت کے رؤیا ،کشوف اور پیشگوئیوں کے مصداق حضرت امام مہدی علیہ السلام کی معرفت نصیب ہو۔ کیونکہ آنے والا آ چکا،اب دوسرا کوئی نہ آئے گا۔چودھویں صدی ختم ہو چکی ہے اور سب نشانیاں پوری ہوگئیں۔حضرت مرزا صاحب علیہ السلام فرماتے ہیں:

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات — معمّہ کھل گیا روشن ہوئی بات

دِکھائیں آسماں نے ساری آیات — زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات

پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات — خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات

خدا نے اک جہاں کو یہ سُنادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

* نوٹ:۔ یہ اعداد وشمار سن 1988ء کے ہیں۔اب الحمد للہ سن 2013ء میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی قیادت میں 202 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کے تراجم 71 زبانوں میں ہو چکے ہیں۔اور حضور انور کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ شاہ راہ غلبہ اسلام پر گامزن اور ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔(ناشر)

کلام

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام

بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

آسماں پر دعوت حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر اَز جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّماءِ جاءَ الْمَسِیْحُ جاءَ الْمَسِیْحُ
نیز بشنواز زمیں آمد امام کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اِسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اَے آوارگانِ دشت خار

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار